سورۃ فاتحہ

اسلامی انقلاب کا الہامی نصاب

مولانا غلام اعظم

Marfat.com

۱۹۰۸۲

ENTERED

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تعداد ...... پانچسو

بار اوّل ۱۹۷۲ء

مطبع ...... الکتاب پرنٹرز لاہور

مصنف وناشر ...... مولانا غلام اعظم

مشین محلہ نمبر ۳ - جہلم شہر

[illegible] ۸/۵۰

قیمت خاص ایڈیشن ۹/

Marfat.com

DATA ENTERED

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	الحمد شریف	۵
۲	فرمودہ حضرت امام حسین علیہ السلام	۶
۳	کلمہ طیبہ	۷
۴	تعارف	۹
۵	عقیدت، علم و عمل کا امری مؤثرہ	۲۹
۶	عقیدت کے دو رخ	۳۰
۷	انسانی معاشرہ کے مذہبی اسلوب پر عقیدت کے امری اور خلقی شعور کا اثر	۳۱
۸	عبودیت کے خلقی شعور کی آوارگی	۳۲
۹	عبودیت کے مذہبی اور سیاسی شعور کی ہم زائی	۳۳
۱۰	مذہبی تفریق کے بعد سیاسی افتراق	۳۵
۱۱	سیاسی اقتدار کے اقتصادی شعور کی نمائش عوام پروری اور عوامی افتاد میں شدت کی انگیخت	۳۶
۱۲	انسانی کردار کا انفرادی اور قومی اسلوب فطرت کے ایک ہی آئین کا رہین ہے	۳۹
۱۳	اقوام عالم پر جہل و شر کی حالت کا یکساں ورود	۴۱
۱۴	جہل و شر کے عالمی دور میں عرب کی حالت	۴۳
۱۵	مکہ معظمہ پر اصحاب الفیل کا ناکام حملہ	۴۵
۱۶	مکہ مکرمہ پر اصحاب الفیل کا حملہ توحید کی نو خیز روح پر الوہیت باطلہ کا حملہ تھا،	۴۷
۱۷	معبود حقیقی کے حضور حضرت عبدالمطلب کی حاضری	۴۹
۱۸	اسم ذات کی معنوی حقیقت کا امری نزول یا ولایت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انقلاب آفرین اعجاز	۵۰
۱۹	ابرہہ کی شکست کے بعد آلِ ابراہیمؑ کا سیاسی انقلاب	۵۳
۲۰	مذہب کی اصل حقیقت کا طلوع	۵۵
۲۱	اسلام شناسی	۶۰
۲۲	الوہیت حقہ اور عبودیت صادقہ کا امری وصال	۶۲
۲۳	اسلامی انقلاب کا آغاز	۶۴
۲۴	اسلامی انقلاب کی راہ پر حق و باطل کی پیکار میں اسلام کی فتحیابی	۶۵
۲۵	دوست و دشمن کی تمیز کا اسلامی شعور	۶۷
۲۶	تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کا امری شعور	۶۹
۲۷	عبودیت صادقہ کا امری اور الوہیت حقہ کا خلقی مظہر شانی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۷۲
۲۸	رحمۃ للعالمین	۷۴
۲۹	سورہ فاتحہ	۸۳
۳۰	آمین - ایسا ہی ہو!	۹۹

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا ہی مہربان رحم والا ہے

الحمد للہ رب العلمین ۝ الرحمن الرحیم ۝

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے مہربان ہے رحم والا

ملک یوم الدین ۝ ایاک نعبد و ایاک

قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے

نستعین ۝ اھدنا الصراط المستقیم ۝

مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔

صراط الذین انعمت علیہم ۵

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ۝

نہ ان لوگوں کا (راستہ) جو (تیرے) غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَاعْلَمْ اَنَّ لِهٰذَا لْكِتَابِ الْمُنَزَّلِ عَلَى الْاِنْسَانِ الْكَامِلِ فَاتِحَةٌ مُسَمّٰى بِاُمِّ الْكِتَابِ وَجَمِيْعُ مَا فِى الْكِتَابِ مُفَصَّلٌ فِيْهَا مُجْمَلٌ وَمَا فِيْهَا مُجْمَلٌ فِى الْكِتَابِ مُفَصَّلٌ وَالْفَاتِحَةُ فِى الْبَسْمَلَةِ وَالْبَسْمَلَةُ فِى الْبَاءِ وَالْبَاءُ فِى النُّقْطَهِ مُنْدَرِجَةٌ فَهِىَ اُمُّ الْكِتَابِ وَجَمِيْعُ الْكِتَابِ كَائِنٌ فِيْهِ الْحُرُوْفُ الْمُقَطَّعَاتُ وَالْمُتَّصِلَاتُ وَالْاَلْفَاظُ وَالْكَلِمَاتُ وَالسُّوَرُ وَالْاٰيَاتُ ۔

ترجمہ

پس معلوم کر کہ واسطے کتاب کے جو نازل کی گئی ہے اوپر انسانِ کامل کے فاتحہ ہے جس کا نام اُمّ الکتاب ہے اور تمام وہ چیز جو بیچ کتاب کے مفصّل ہے بیچ اس کے مجمل ہے اور وہ چیز کہ بیچ اس کے مجمل ہے بیچ کتاب کے مفصّل ہے اور فاتحہ بیچ بسملہ کے ہے اور بسملہ باء میں ہے اور باء نقطہ میں داخل ہے۔ پس یہ اُمّ الکتاب ہے اور جمیع الکتاب ہے کہ ہونے والے ہیں اس میں حروفِ مقطّعات اور متّصلات اور الفاظ اور کلمات اور سورتیں اور آیتیں۔

فرمودہ حضرت امام حسین علیہ السّلام

Marfat.com

کلمہ طیّبہ

توحید

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

رسالت

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

استعاذہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

قرآنِ پاک آسمانی ہدایت کی وہ آخری مشعل ہے جس کی روشنی میں ملتِ اسلامیہ امن و آزادی کی بلند ترین سطح پر پہنچی تھی۔ قرآنِ پاک سے مسلمانوں کی عقیدت تو اب بھی برقرار ہے لیکن انحطاط کے دوران اُن کی عقیدت قرآنِ حکیم کے اس مفہوم کو جو اُن کے اتحاد کی تخلیق کا اسلامی موجب اور امن و آزادی کی اعلیٰ سطح پر اُس اتحاد کی برقراری کا امری سہارا تھا اُن کے ذہنوں میں ہمیشہ تک برقرار نہ رکھ سکی۔ اُن کی مذہبی ارادیت کا فکری شعور جو امن و آزادی کی راحت آفرین حقیقی سطح پر ہوا و ہوس کی افتراق انگیزی سے متأثر ہونا شروع ہو گیا تھا عقیدت کی خلوص پروری کا صحیح ساتھ نہ دے سکا جس سے ملت انحطاط کا شکار ہو کر مختلف فرقوں میں بٹنا شروع ہو گئی۔ ہر فرقہ کو اپنے فرقہ وارانہ عقاید کے ثبوت میں دلائل کا منطقی مواد قرآنِ پاک سے حاصل کرنا ہوتا تھا لہٰذا قرآنِ پاک

Marfat.com

کے اصل مفہوم میں معنوی تحریف کا پیدا ہونا قدرتی تھا۔ آج ملت کا افتراق اور انتشار جب اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے تو اس بات کے ماننے میں کوئی دلیل مانع نہیں ہو سکتی کہ مسلمان آج قرآنِ حکیم کی اصل تعلیم سے بے بہرہ اور اس کے اصل مقصد سے دُور ہو چکے ہیں۔ تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اب اُن میں اپنی محرومیوں کا شدید احساس پیدا ہو چکا ہے جو اُن پر قرآنِ پاک کی اصلی تعلیم سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے وارد ہوئی ہیں۔ اہلِ علم و دانش میں سے اکثر حق جُو مفکرین نے قرآنِ پاک کے اصل مفہوم کی تحقیق عمل میں لانا آج اپنی زندگی کا سب سے بڑا فرض قرار دے رکھا ہے اور یہ اُن کی تحقیقی کوششوں ہی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان اب اپنی کُل مشکلوں کے حل کا واحد ذریعہ قرآن حکیم کی شرف آموز تعلیم ہی کو گردانتے لگے ہیں۔ مشکلات کی صورت میں جس قدر شدّت پیدا ہوتی ہے مفکرینِ اسلام کی تحقیقی کوششوں میں اسی قدر تیزی پیدا ہوتی ہے مشکلات کی شدید ترین صورت کے پیدا ہو جانے پر فکرِ انسانی کا اسلامی شعور حقیقتِ قرآن کی ادراک افروز روشنی سے امری طور پر منوّر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

انسانی حسّیات و مدرکات کے اجتماعی شعور کا عملی رُجحان جو ارادیت کی صورت میں متشکل ہو کر عقیدت کی معیت کے سازدارانہ انداز میں برسرِکار

Marfat.com

رہتا ہے جب ہوا و ہوس کے اثر میں آکر اللہ تعالٰے کی رحمت سے دُور ہو جاتا اور انحطاط کی راہ پر عمل پیرا ہو جاتا ہے تو اس پر ماسوی اللہ کی موہوم الوہیت مسلط ہو جاتی اور قوائے عقلیہ کو شرافتِ انسانی کے اخلاقی انداز کی سطح سے گرانا شروع کر دیتی ہے۔ قوائے عقلیہ کی دنایت پذیری سے سکونِ زیست کی تخلیق کا صنعتی شعور اوہام وظنون سے تلوث گیر ہو کر سکون کی شکل کو بگاڑ دیتا ہے ماسوی اللہ کی الاھت کا مقصد سکونِ حیات کی روحانی ترکیب کو اس کے مادی اجزاء سے محروم کرنا ہوتا ہے۔ اس مقصد کو پورا کر لینے کے بعد ہنگامی نوعیت کی ایک اضطراب انگیز ضرب کی تخلیق عمل میں لانا ہوتی ہے۔ جس کا مواد بزدلانہ رقابت کی حیا سوز رذالت کاری سے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اس ضرب کو قلب کی مامون الیقین لوازی پر پھینک کر عقیدت پر قبضہ جمانا اور یا قلب کے وجود کو ہی ختم کرنا مقصود ہوتا ہے اگر عقیدت اس ضرب کی تخلیق کے دوران ارادیت سے علیحدہ ہو جائے اور اس کے مذموم ارتباط کی آلودگیوں سے پاک ہو کر ماسوی اللہ کی مفروضہ خدائی سے موہوم تعلق کی قائمی کا بالواسطہ باعث بنتی ہیں الوہیتِ حقہ کی پناہ میں آ جائے تو الہٰیۂ حقہ کا قرب عقیدت کو اس کے امری شعور کی سطح پر اُٹھا لیتا ہے۔ عقیدت کے امری شعور کا اوہام شکن اثر

Marfat.com

اضطراب انگیزی کے مصنوعی حالات کی موہوم کیفیت کو معجزانہ طور پر ختم کر دینا اور مدرکات و حسیات کی غیر طبعی ترکیب کے خلاف جذبات و احساسات میں الفت و یک جہتی کو ابھار دینا ہے جو قوائے عقلیہ کی وحدت پذیری کے حکمت آموز انداز میں شرافت کی یقین پذیر سطح پر ارادیت کا جدید ڈھانچہ کھڑا کر دیتی ہے۔ ارادیت کا جدید طرزِ عمل عقیدت کے امری شعور کی روشنی میں انسانی کردار کو عبودیتِ صادقہ کے امری سانچے میں ڈھال دیتا ہے۔

ارادیتِ انسانی کے انفرادی اور اجتماعی انداز کی ساخت کا اصول ایک ہی ہوتا ہے اور اس کے عروج و زوال کی راہ بھی ایک ہے۔ عقیدتِ انسانی کی طبعی حیثیت بھی سب انسانوں میں ایک ہی ہے جس کا تعلق خالقِ مطلق کے ساتھ پیدائشی طور پر وابستہ ہے۔ انسانی معاشرہ میں اس کی اجتماعی حیثیت بھی وہی ہوتی ہے جو افراد میں ہوتی ہے۔ قلبِ انسانی کی طبعی ہیئت بھی جو عقیدت کا فطری مسکن ہے دونو صورتوں میں یکساں ہے۔ الوہیتِ باطلہ کا سب سے بڑا مقصد عقیدت کے امری شعور کو جو الوہیتِ حقہ کے ساتھ اس کی وابستگی کا طبعی موجب ہے اپنے تسلط میں لانا اور یا اس شعور کو مسخ کرتے ہوئے عقیدت کو ارادیت کے تابع کرنا ہوتا ہے جس پر اس کا تسلط مکمل ہو چکا ہوتا ہے اور جس کو وہ اس

Marfat.com

کے دینی انحطاط کی راہ پر وسائلِ حیات سے محروم کر چکی ہوتی ہے عقیدت پر تسلّط حاصل کرنے کے لئے قلب پر قبضہ کرنا یا اس کی طبعی ہیئت میں مقیدبر مطلب تبدیلی عمل میں لانا ہوتی ہے۔ قبل از طلوعِ اسلام جہل و شر کے عالمی دور میں الوہیتِ باطلہ کی سب سے بڑی اور اوّلین ضرب وہ تھی جو اُس نے حیاتِ انسانی کے عالمی قلب مکّہ معظمہ پر گرانا چاہی جو اُس وقت عقیدتِ انسانی کے امن آفرین شعور کی دنیا میں واحد پناہ گاہ تھا۔ اُس ضرب کی ساخت الوہیتِ باطلہ کی پرستار دنیا کی کل طاقتوں کی اجتماعی رضا مندی سے عمل میں آئی تھی۔ اصحاب الفیل کے حملہ کی ضرب نے وقوع میں آنے سے پیشتر نہ صرف کعبۃ اللہ کے لئے شدید خطرہ پیدا کر دیا بلکہ ہر اُس قلب پر جس میں کعبۃ اللہ کے ساتھ عقیدت کی وابستگی امری طور پر برقرار تھی اضطراب کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ کعبۃ اللہ کے ہر عقیدت مند نے حملہ آور کی مادی طاقت کے مقابلہ میں اپنے عجز کا اعتراف اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے کعبۃ اللہ کو اسی کی امان میں سونپ دیا جو ہی اس کا اصل مالک اور محافظ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے عقیدت مندوں کی عقیدت کو اپنی پناہ میں لے کر اس کے امری شعور کو اپنی سچی الوہیت کے صفاتی نور سے منور کر دیا جس کے ساتھ ہی حملہ آور کی طاقت بھی معجزانہ طور پر بے اثر اور فرو

Marfat.com

ہوگئی۔ حملہ آور کی معجزانہ شکست کا اصل موجب حقیقتِ قرآن کی بسم اللہ کا اثر پس پردہ امری اثر تھا جس نے غیر اللہ کے الاہانہ اثر و رسوخ کو تباہی کی راہ پر ڈال دیا۔ بسم اللہ کے معنی ہی کسی کام کو شروع کرنے یا اس کے شروع کئے جانے کے ہیں۔

مادہ سُمُوٌّ معنی بلند ہونا سَمَا یَسْمُو سُمُوًّا (گردان)

مائل ہونا نَفْسُہٗ تَسْمُوْ اِلیٰ مَعَانِی الْاُمُوْرِ اس کا نفس اعلےٰ امور کی طرف مائل ہوتا ہے

نظر اٹھانا سَمَوْتُ اِلَیْہِ بَصَرِیْ میں نے اسکی طرف نظر اُٹھائی

اِسْمُ الشَّیْءِ علامت۔ کسی شے کا نشان

مادہ اَلَہٗ ترسیدن۔ پناہ گرفتن۔ امان و زنہار دادن اَلِہَ اَلَہاً حیران ہونا

اِلٰہ۔ پرستیدہ بمعنی مالُوہ۔ اِلٰہت۔ معبودیت۔ پرستش

اَلْاِلٰہ = اللہ معبودِ حقیقی۔ خدا۔ ذات واجب الوجود کا نام اَللّٰھُمَّ اے اللہ

اُلُوھَۃ اِلَاھَۃ اُلُوھِیَّۃ اِلَاھِیَّۃ۔ معبودیت

اُلوہیتِ باطلہ کی تخلیق چونکہ ارادیتِ انسانی کے اپنے ہی موہوم تصور سے عمل میں آتی ہے اس لئے الُوہیتِ باطلہ کی حقیقت کا ادراک عمل میں لانا اس کے لئے مشکل نہیں ہوتا جبکہ الُوہیتِ حقہ کی شناخت عمل میں لانا

Marfat.com

اس کے بس میں نہیں ہوتا اور نہ الوہیتِ حقہ کا تعلق ہی انحطاط کے دوران ارادیت سے وابستہ رہتا ہے۔ انحطاط کی راہ پہ جب ارادیت تباہی کے قریب پہنچ جاتی ہے تو عقیدت کا تعلق اس سے منقطع ہو جاتا ہے۔ اور وہ الوہیتِ باطلہ کی معاندانہ نظروں کا نشانہ بن جاتی ہے۔ ایسی حالت کے پیدا ہو جانے پر الوہیتِ حقہ کا عقیدت کے اضطراب پر نظر ڈالنا اور اس کے پریشان حالات کی اصلاح پر مائل ہونا لازمی ہو جاتا ہے۔ جبکہ عقیدت کو الوہیتِ باطلہ کی معاندانہ سرگرمیوں سے بچانے والا کوئی پناہ دہندہ اور کوئی چارہ ساز دنیا میں دکھائی نہیں دیتا۔ اس لئے وہ لا الہ کے معنوی اثر میں اپنے آپ کو بے بس محسوس کرنے لگتی مگر اس خاص الہ کی طرف متوجہ رہتی ہے جس کے ساتھ اس کے رشتہ کی وابستگی پیدائشی ہے۔ اس کی بے بسی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف اس کی رجوع میں بھی اضافہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جب عقیدت پہ الوہیتِ باطلہ کے عناد کی شدید ضرب وارد ہونے لگتی ہے تو اسم اللہ کی معنویت کا عملی مفہوم (حقیقی پناہ دہندہ اور چارہ ساز کی نظرِ مہر کا میلان) اس کی مدد کو پہنچ جاتا اور الوہیتِ باطلہ کی مصنوعی ضرب کو اپنے امری اثر سے کالعدم بناتے ہوئے عقیدت کے امری شعور کو اطمینان و سکون کی سطح پہ بحال و برقرار بنا دیتا ہے۔ اللہ کی پناہ (اسم اللہ

Marfat.com

کی معنویت، کا وجدانی شعور عمل میں آجانے کے بعد ارادیتِ انسانی کا فکری اور عملی شعور بھی صفاتِ ذات کے عکسی انوار (اسم اللہ) سے درخشاں ہوکر عقیدت کے امری شعور کی سطح پر بحال و برقرار ہوجاتا اور زندگی کی صحیح اور سیدھی راہ پہ گامزن ہوجاتا ہے۔

اسم اللہ سے ذاتِ اقدس کا ماسوی اللہ کی پرستش کے مارے ہوئے انسان کو جس کے دل میں رجوع الی اللہ صحیح معنوں میں پیدا ہوچکی ہو اپنی پناہ میں لینا مفہوم ہے۔ بار کے معنی کسی شے کے ساتھ لگنے کے ہیں لہٰذا بسم اللہ میں بار، کی معنویت عقیدت کے امری شعور کی مظہر گردانی جاسکتی ہے۔ اسم اللہ کی معنویت کے نزول کی معیت میں عقیدت کے امری شعور کی بیداری کا وہ ایک ہی لمحہ جو ارادیتِ انسانی کے جدید شعور کی لوح پر قرآنِ پاک کے امری مفہوم کی عملی کتابت کا باطنی قلم ثابت ہوا اسم اللہ کی امری حقیقت کا زمانی مظہر تھا جس نے اصحاب الفیل کی طاقت کو خاک میں ملانے کے بعد قریشِ مکہ میں غصب و استحصال کی باطل پرور طاقتوں کے خلاف ایلاف کو ابھار دیا۔ ایلافِ قریش کی امری انگیخت نے خوف و جوع کے خلاف مختلف قبائل میں الفت کا وحدت انگیز شعور بیدار کرتے ہوئے ان سب کو متحد بنا دیا اور اُن کا وہ انقلابی اتحاد اُن کو اقتدار کی سطح پر بلند کرنے کا موجب

Marfat.com

بن گیا۔ اُن کا اقتدار اللہ تعالےٰ کا رحمانی عطیہ تھا جس کو جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آسمانی قیادت میں اللہ تعالےٰ نے عبودیت کے رحیمی سانچے میں ڈھال دیا یا یوں سمجھنا چاہیئے کہ اہلِ حجاز کی زندگی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی امری حقیقت کا عملی مظہر بن گئی جس نے نورِ قرآن کی امن افروز مشعل سے دنیا کے گوشے گوشے کو منور کیا۔ مفکرینِ اسلام کا تحقیقی شعور تو قرآنِ حکیم کے اصل مفہوم کا صحیح معنوں میں ادراک عمل میں نہیں لا سکا لیکن آج انحطاط کی طویل منزلوں کو طے کر لینے کے بعد ملت زندگی کے اُس مرحلہ پر پہنچ چکی ہے جہاں قرآنِ پاک کا اصل مفہوم اہلِ فکر و دانش کے اسلامی شوق و شغف کی امری انگیخت کا منتظر ہو چکا ہے۔

انحطاطِ ملت کی تکمیل عمل میں آجانے کے بعد بلادِ اسلامیہ میں کئی جگہ پر الوہیتِ باطلہ کی عدل شکن طاقتوں نے اسلام کی امن آفرین رُوح پر حملہ کر کے ملت کی انفرادیت کو ختم کرنے کا قصد کیا ہے جبکہ بسم اللہ کی معنویت کے باطل شکن اعجاز کا ظہور عمل میں آ کر ملت کی اسلام افروز رُوح کو محفوظ بنانے اور مسلمانوں میں باہمی اُلفت کو ابھار کر اُن میں اتحاد پیدا کرنے کا امری موجب بھی بنا ہے۔ اور اُن کے انقلابی اتحاد نے غصب و استحصال کی جابر اور عیار قوتوں کو دبا کر اقتدارِ حکومت پر تسلط

Marfat.com

بھی حاصل کیا ہے، لیکن اُن کا وہ اقتدار اس وقت تک غیر اسلامی طاقتوں کی پیدا کردہ رقیبانہ الجھنوں سے خلاصی حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ دنیا کے کسی ایک ملک میں ملّت کی نوخیز اسلامی رُوح بسم اللہ الرحمن الرحیم کی معنوی حقیقت کا عملی مظہر بن کر اسلام کے عالمی انقلاب کی باگ ڈور اسلامی حکمت کے حُریت آفرین ہاتھوں میں نہیں تھام لیتی جن کی حُریت سازی کا اسلامی شعور مسلم اور غیر مسلم دنیا کی چھوٹی بڑی کل قوموں کے لئے امن و آزادی کی یکساں ساخت عمل میں لانے کا حتمی موجب ثابت ہو سکتا ہو۔ دنیا کی اسلامی اور غیر اسلامی چھوٹی بڑی کل قوموں میں سے اکثر کی آنکھیں انسانیت کے اس عظیم مقصد کی اہمیت کے ضمن میں پاکستان کے امن آفرین عزائم پر لگی ہوئی ہیں۔

۱۹۶۵ء میں پاکستان کی اسلامی انفرادیت کو ختم کرنے کی نیتِ بد سے بھارت نے اچانک اس پر حملہ کر دیا تھا۔ اس حملہ کو بے اثر بنانے میں یقیناً بسم اللہ کی امری حقیقت کا باطل شکن اعجاز ظہور میں آیا جس نے اس حملہ کے مقابلہ میں پوری قوم کو وحدت کی ملّی سطح پر متحد بنا دیا اور اس حملہ کو پسپا کرنے کے بعد غصب و استحصال کے کچلے ہوئے مشقت کش عوام کو غصب و استحصال کی اندرونی قوتوں کے خلاف انقلاب کی راہ پر گامزن

Marfat.com

بنا دیا۔ غصب و استحصال کی مذہبی۔ سیاسی اور اقتصادی قوتیں بھی اُن کے خلاف اکٹھی ہو گئیں۔ انقلاب کا راستہ جمہوری تھا جس کو انقلابیوں نے پر امن طور پر طے کیا اور اقتدارِ حکومت پر مسلط ہو گئے۔ جمہوریت کے میدان میں ایک طرف مذہبی تفریق، سیاسی افتراق اور اقتصادی انتشار تھا اور دوسری طرف عوام کی وہ وحدت تھی جو اُن میں محرومیوں کے معاشی اور معاشرتی احساس نے پیدا کر دی تھی۔ انسانی ارادیت کے استحصالی شعور کے خلاف عوام میں الفت کا مساوات انگیز اُبھار الرحمٰن کی قرآن آموزی کا پہلا سبق تھا جس سے انسان کو انسانیت کی امری سطح پر برقرار بنانا مقصود تھا۔ اس حقیقت کی پس پردہ عملداری کو سمجھ لینے کے بعد اُمراء میں سے بھی اکثر نے عوامی اتحاد میں شمولیت اختیار کر لی۔ مذہبی اور سیاسی رہنماؤں میں سے بھی اکثر نے عوام کا ساتھ دینا منظور کر لیا۔ اور اقتصادیات کے کئی ماہروں نے بھی عوام کے معاشی منشور سے اتفاق کیا۔ اسلامی عقیدت کے امری شعور کی سطح پر اس خواہش کی انگیخت امری ہے کہ عوام کا انقلابی اتحاد آں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی معیت میں اسلام کی امن آفرین انقلابی رُوح سے مثبت طور پر متاثر ہوتا ہے اور ملّت قومی وحدت کی اسلامی سطح پر بلند ہو کر قرآن پاک کے امری مفہوم کو فصاحت و بلاغت

Marfat.com

کے روحانی انداز کی سطح پر وضاحتی بیان کی صورت میں منتقل کرنے کی امری استعداد سے بہرہ ور رہو! تاکہ ملت کا اسلامی کردار ملت کے عوامی اقتدار کو اسلام کے رحیمانہ سانچے میں ڈھالنے کا حکیمانہ موجب ثابت ہو! اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا یہ امری تقاضا ہے کہ ملتِ پاکستان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی معنویت کا عملی مظہر بن کر امن و آزادی کے عالمی انقلاب کی در کشائی کے لیئے اسلامی کلید ثابت ہو!

اس کتاب میں یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ حیاتِ انسانی کے انفرادی۔ قومی اور عالمی انداز پر عروج و زوال کا نزول قانونِ قدرت کے مطابق عمل میں آتا ہے۔ اگر انسان اپنی عقل و دانش کے روحانی یا مادی بل پر انسانی زندگی کو عروج کی سطح پر ہمیشہ کے لئے برقرار بنانا چاہے تو وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اور اگر زوال کے دوران اُس کی مایوسی اس کو اس گمان میں مبتلا کر دے کہ زوال کے بعد اب عروج کا پیدا ہونا ناممکن ہو چکا ہے تو یہ بھی اس کی نادانی ہے۔ اگر انسان کی فکر صحیح کام کرتی ہو تو عروج کے دنوں میں وہ زوال کے اسباب پر نظر رکھتا اور اُن کو بے اثر بنانے میں کوشاں رہتا ہے۔ اور جو انسان یہ سمجھتا ہے کہ زوال اب آ ہی نہیں سکتا وہ عروج کے اسباب کی طرف سے بے اعتنا ہو کر زوال کے اسباب کی راہ

Marfat.com

صاف کرتا ہے اور جب زوال کے اسباب برسرِ کار آجاتے ہیں تو اُن کی اتباع میں اس کو بھلائی دکھائی دیتی ہے اور چونکہ صحیح الفکر انسان اُن اسباب کی مخالفت کرتا ہے اس لئے اُن دونوں میں جھگڑا شروع ہو جاتا ہے اور وہی جھگڑا زندگی کو عروج کی سطح سے گرانے کا موجب بن جاتا ہے جس سے زندگی وحدتِ فکری کی سطح سے گر کر اختلافات کا شکار ہو جاتی اور پھر زوال کی راہ پر رواں ہو جاتی ہے۔ اس کتاب میں فطرتِ انسانی کے مثبت اور منفی یا تعمیری اور تخریبی دو مؤثر دل خلوص و وفا اور ہوا و ہوس کے طبعی کردار پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جن دونوں کے امری امتزاج سے نفسِ انسانی کی خلقی ترکیب عمل میں آتی ہے اور جن ہر دو کا گھٹتا بڑھتا ہوا اثر فکرِ انسانی کو اختلافات میں مبتلا کرتا رہتا اور زندگی پر عروج و زوال کا حال وارد کرتا رہتا ہے۔ نیز اُن دونوں کے متضاد اثرات کے مدّوجزر کی وقتی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

اس مختصر مکتوب میں بسم اللہ کی معنوی حقیقت کے قبل از نزولِ وحی اس امری اعجاز کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو اصحاب الفیل کو شکست دینے کے بعد مفلوک الحال زندگی کے عملی انداز کی سطح پر ایلافِ قریش کے اُبھار کا باعث بنا۔ الفت انگیزی کے اُس اُبھار نے نہ صرف عرب کے مختلف

Marfat.com

قبائل میں وفاق کی تشکیل عمل میں لاتے ہوئے اُن کو خوف وجوع کے استحصالی چکر سے نجات دلائی بلکہ اقتدار کی سطح پر پہنچ کر چاروں طرف کی بیرونی طاقتوں کے ساتھ عہد وپیمان کے رشتے بھی استوار کیے۔ اور بعد از نزولِ وحی حقیقتِ بسم اللہ کا عملی ظہور حیاتِ انسانی کے جاہلیت زدہ ڈھانچے میں سورۂ فاتحہ کی حکمت آموز رُوح کے اوخال کی خاطر عالمی انقلاب کی امری بنیاد ثابت ہوا۔ اس تحریر میں سورۂ فاتحہ کی معنویت کے اُن امری خطوط کی نشاندہی بھی کی گئی ہے جن پر عمل پیرا ہونے کے لیے اہلِ حجاز کی مذہبی ارادیت کے عملی شعور کو رجوع الی اللہ کی انگیخت نے استعافہ کے امری سانچہ میں ڈھال دیا تھا۔ سورۂ فاتحہ کی آیات کے امری مفہوم کی روشنی میں قوائے فکر وادراک بتدریج درخشاں ہوتے گئے جن کی انقلابی ترکیب سے ارادیت کا جدید ڈھانچہ تیار ہو کر بصیرت کے عرفانی شعور کو اسرارِ کائنات کی قرآن آموز فضاؤں میں بلند کرنے کا موجب بن گیا۔ اس مکتوب کی تیاری میں منقولات کا تائیدی سہارا لینے کی بجائے غور وفکر کے عقلی اعتبار سے کام لینا ہی کافی اور بہتر سمجھا گیا ہے اگر اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے انقلابی حالات کی موجودہ صورت پر نظر ڈالی جائے تو اُن میں اور قریشِ عرب کے اُن حالات میں جو ابرہہ کی شکست کے

۱۹۰۸۴

Marfat.com

بعد اور قبل از نزولِ وحی بسم اللہ کی امری حقیقت کے زیرِ اثر پیدا ہو گئے تھے ایک گونہ مشابہت معلوم ہوتی ہے۔ اس بیان کے مرتب کرنے میں میرے قلم کو فکر و نظر کی عقلی تائید کا زیادہ تر مواد اسی مشابہت کی تفہیم نوازی سے حاصل ہوا ہے۔

میری مذہبی عقیدت کا اسلامی شعور مذہبی تفریق اور سیاسی افتراق سے بلند ہے۔ تاہم مجھے مذہبی فرقوں اور سیاسی پارٹیوں سے متعلق اُن لوگوں سے دلچسپی ضرور ہے جو طویل عرصہ تک ان فرقوں اور پارٹیوں میں شامل رہ کر اب اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ آپس میں انسان سے انسان کی نفرت جس نے ملّت کو انتشار کے مشکلات آفرین گڑھے میں دھکیل رکھا ہے، مذہبی ارادت کے تفریق انگیز شعور کی پیداوار اور سیاسی ارادت کے افتراق انگیز شعور کی خالق ہے۔ اور اب وہ اپنے مختلف مذہبی فرقوں اور سیاسی پارٹیوں سے بیزار ہو کر عوامی اتحاد کی سطح پر پناہ لینے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ ایسے وہ لوگ تو ملّی اتحاد کی وحدت آفرین سطح پر کبھی نہیں آ سکتے بلکہ اس کی مخالفت پر کمر بستہ رہیں گے جن کے دلوں میں ہوا و ہوس کے غالب اثر نے خود غرضی اور مفاد پرستی کو مسلّط کر رکھا ہے لیکن وہ سب لوگ جو مفاد پرستوں کے استحصال کی عیّارانہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور جن کی معاشی اور

Marfat.com

معاشرتی خستہ حالی نے اُن کے دلوں میں خلوص و وفا کے الفت انگیز اثر کو ابھار دیا ہے اُن زنجیروں کو توڑ کر ملّت کے عوامی اتحاد میں ضرور شامل ہو سکتے ہیں۔ عوامی اتحاد کی تخلیق اسلام کے امری ابھار کی انقلابی لہر کے مثبت اثر سے عمل میں آئی ہے اور وہ لہر اُس وقت تک جاری رہیگی جب تک کہ عوام کے ملّی اتحاد کی تکمیل عمل میں نہیں آجاتی۔ اگر اس بات کا خطرہ موجود سمجھا جائے کہ بعض لوگ جو اپنے ذاتی مقاصد کو پورا کرنے کی غرض سے عوامی اتحاد میں شامل ہوئے ہوں کسی وقت اُس اتحاد سے الگ بھی ہو سکتے ہیں تو اس خطرہ کے مقابلہ میں یہ اُمید بھی کی جا سکتی ہے کہ دوسری پارٹیوں سے نکل نکل کر لوگوں کی کثیر تعداد عوامی اتحاد میں بھی شامل ہو سکتی ہے۔ اگر اسلام کی نشاۃ ثانیہ پر ایمان ہو تو یہ یقین کرتے ہیں کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی کہ پاکستان میں عوامی اتحاد کا قیام امری ہے اور دنیا میں ملّتِ اسلامیہ کے امن آفرین عالمی وقار کو بلند کرنے کے لیئے عمل میں آیا ہے۔ پاکستان کی موجودہ قیادت عوامی اتحاد کی امری رُوح کا انقلابی انتخاب ہے۔ اور وہ امورِ مملکت کی اندرونی اور بیرونی گتھیوں کو سلجھانے کے لیئے عوامی اتحاد ہی کی رُوح سے رہنمائی حاصل کرتی ہے۔

ہر وہ پاکستانی جس کی اسلامی عقیدت کا امری شعور اور جس کی سیاسی

Marfat.com

ارادیت کا فکری شعور عوامی اتحاد کی امری روح سے متاثر ہوتا ہو موجودہ قیادت کی ترکیب کا لازمی جزو ہے۔ جب تک قیادت کی سیاسی ارادیت کا خلقی شعور اس کی اسلامی عقیدت کے امری شعور کی روشنی سے منور ہوتا رہے گا عوامی اتحاد کی استحصال شکن انقلابی روح قیادت کے تعمیری راستے میں پیدا ہونے والی اندرونی اور بیرونی روکاوٹوں کو رفع کرنے میں اس کی امداد کا حکمت آموز قدرتی موجب ثابت ہوتی رہیگی۔ اس کتابچہ کی تخلیق زیادہ تر میری اس خواہش سے مواد پذیر ہوتی ہے کہ ملت پاکستان کے ہر فرد کو اسلام کی نشاۃِ جدیدہ کے اتحاد آفرین ابھار سے متاثر کئے جانے کی خاطر اہلِ علم و دانش کی نوخیز قابلیتوں کے اسلامی شعور کو وقت کے امری تقاضوں کی طرف رجوع دلائی جائے جن کو پورا کرنے کے لئے واحد ذریعہ صرف اتحاد ہے۔ ملت کے ہر مذہبی فرقہ میں اور ہر سیاسی پارٹی میں یقیناً ایسے لوگ موجود ہیں جن کے دلوں میں قومی وحدت کی ضرورت کا حقیقی احساس پیدا ہو رہا ہے۔ جن کے دلوں میں وہ احساس پیدا ہو چکا ہے وہ عوامی اتحاد میں شامل ہو چکے ہیں اور جن کے دلوں میں اس احساس پر مفاد پرستوں کے افتراق پرور رسوخ کا بوجھ ابھی باقی ہے وہ ابھی تک افتراق کی سطح سے اوپر نہیں اٹھ سکے تاہم ان کو عوامی اتحاد کی اسلامی ترکیب

Marfat.com

کا کھویا ہوا مواد سمجھنا چاہیئے جو انقلابی قیادت کی انقلابی حکمتِ عملی سے عوامی اتحاد کی انقلابی ترکیب میں سمویا جاسکتا ہے۔ مجھ ایسے وحدتِ وطن کے ہر بہی خواہ کا یہ یقین ہے کہ عوامی انقلاب کی استحصال شکن امری رُوح اس مقصد کے پُورا کرنے میں حتمی طور پر موجودہ قیادت کی حمایت پر ہے۔ میرے اس بیان میں تفریق اور افتراق کی مخالفت تو موجود ہے مگر کسی فرقے یا پارٹی کی موافقت یا مخالفت نہیں کی گئی۔ موافقت اس لیے نہیں کی گئی کہ اُس پر مفاد پرستی کا استحصالی اثر و رسوخ مسلّط ہے اور مخالفت اس لیے نہیں کی گئی کہ ہر فرقے اور ہر پارٹی میں اتّحاد کی وحدت آفرین ترکیب کا مواد موجود ہے جس کا عوامی اتحاد کے اسلامی سانچے میں ڈھل جانا امری طور پر مقدّر ہو چکا ہے۔ خلوص و وفا کے نوخیز اثر میں جس کو اسلام کی نشاۃِ جدید نے اُبھار دیا ہے اگر عوامی اتّحاد کے اُس وطن گیر موّاد کو قومی وحدت کی جدید ترکیب میں سمو لیا گیا تو پاکستان کی تعمیر کے راستے میں کوئی بھی اندرونی یا بیرونی رکاوٹ کارگر نہیں ہو سکے گی۔ اور وہ اپنے اُن مقاصد کو یقینی طور پر پُورا کرلے گا جن کے لیے اُس کا قیام عمل میں آیا تھا۔

میری اس حقیر تخلیق میں الفاظ و معانی کی ترکیب کا ادبی انداز خامیوں

Marfat.com

سے پُر ہے۔ الفاظ کی بندش میں معانی کی تکرار اور معانی کے اظہار میں
لفظوں کی تکرار کا واقع ہونا میری علمی بے مایگی اور ادبی کم پائیگی کی
واضح دلیل ہے مگر زیرِ بحث موضوع کی معنوی دِقّت کے زیرِ اثر اُن خامیوں
کا سرزد ہونا قدرتی بھی ہے۔ اگر میرے قلم کو علمی اور ادبی خوبیوں کا کمال بھی
حاصل ہوتا تو اس صورت میں بھی میرے مافی الضمیر کی وضاحت عمل میں لانے
کے لئے میرے بیان کو ادبی تدبّر کی سطح پر ہموار کرنے سے قاصر رہ جاتا۔
کہ میرا مقصد انسانی زندگی کی سطح پر پیدا شدہ اس انقلابی لہر کے مثبت
اور منفی اثرات پہ روشنی ڈالنا ہے جو معنوی طور پر تو اپنا کام کافی حد تک کر
چکی اور کر رہی ہے مگر اپنے معنوی وجود کو الفاظ کا شرعی جامہ ابھی تک
نہیں پہنا سکی۔ انسانی شرافت کے لئے تقویٰ کا وہ پاکیزہ لباس قرآنِ پاک
کی حکمت آموز صورت میں موجود تو ہے مگر اس کا اصل مفہوم جو مذہبی
افتراق کے حق پوش اندھیروں میں گم ہو چکا ہے اور محض جو ہی ضابطۂ حیات
کی اصل صورت کو روشنی میں لا سکتا ہے نئی نسل کے اسلامی ذوق کی طہارت
کا انتظار کر رہا ہے۔ نئی نسل کے ارادیتی شعور کو انقلاب کی امری لہر کے
مثبت اور منفی اثرات کی سکون سوز تضاد انگیزی نے غسل دینا تو شروع
کر رکھا ہے لیکن ابھی اس کی طہارت تکمیل پر نہیں پہنچی جس کے پیدا ہو جانے

Marfat.com

پر عوامی انقلاب کی امن آفرین روح کا قرآنِ حکیم کے امری مفہوم کی اسلامی پوشاک زیب تن کر لینا لازمی ہو جاتا ہے۔

اپنے اس ناچیز بیان میں علمی و ادبی خامیوں کی موجودگی کا اعتراف میری اُس توقع پہ اثر انداز نہیں ہوتا جو مجھے اہلِ علم و دانش کی اسلامی ارادیت کے نوخیز شعور سے وابستہ ہو چکی ہے۔ اگر انہوں نے میرے اس کتابچہ کو پڑھنے کی زحمت گوارا کر لی تو میرے مافی الضمیر کو سمجھنے میں میری علمی اور ادبی غرد مائیگی کا تصور اُن کی تفہیم پہ اثر انداز نہیں ہوگا۔ بلکہ میرا یہ خیال ہے کہ وہ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں گے جس کو میں اچھی طرح وضاحت میں نہیں لا سکا۔ اور اگر میرے ناپختہ قلم کا یہ ہدیۂ خلوص نام تعلیم یافتہ نوجوانوں کی توجہ کا حصول عمل میں لا سکے تو ان کے انقلابی رجحانات کی اسلامی تلوین کا باعث ثابت ہو گا۔ ـــ میں امید کرتا ہوں کہ اہلِ فکر و دانش کی علمی صفا چلینی کا اسلامی میلان میرے تحقیق کوش قلم کی تائید عمل میں لا کر میری جرأت افزائی کا باعث بنے گا۔

غلام اعظم۔ مشین محلہ نمبر ۳ جہلم

۲۳ مارچ ۱۹۷۳ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدت

علم و عمل کا امری مؤثرہ

انسان اپنی فطرت میں امن پسند واقع ہوا ہے۔ اور امن و آسائش کی تخلیق اور اس کی بحالی میں ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔ اس کے قوائے فکر و عمل اس کی عقیدت کے زیر اثر اپنا کام جاری رکھتے ہیں۔ اس کی عقیدت اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے امری رشتہ کی عبودیت نواز ہیئت اور اس کے قلب میں عزم آفرینی کا طبعی مؤثرہ ہے۔ اگر عقیدت کا امری شعور خلوص و وفا کے اُلفت انگیز اثر میں زور پیدا کرتا رہے تو فکر و عمل کا اخلاقی اسلوب مذہب کے حق ساز سانچے میں ڈھل کر مقاصدِ حیات کے ایفاء کا باعث بنتا رہتا ہے۔ لیکن اگر ہوا و ہوس کی انگیخت خلوص شکن ہو کر فکر و عمل کی قوتوں کو عقیدت کی امری حیثیت کے خلاف

Marfat.com

بغاوت پر اُکسا دے تو عبودیت کا باطل پذیر انداز عقیدت کے خلقی تصوّر میں اُلجھ جاتا ہے جس کی ساخت فہم و فراست کے ادہام پذیر شعور کی عقل شکن صنعت سے عمل میں آتی ہے۔ اور مذہب عقیدت کے امری شعور کی عبودیت نوازی سے محروم ہو کر اپنی اصلی حیثیت سے گر جاتا ہے۔

عقیدت کے دو رُخ

انسانی عقیدت کے دو رُخ ہیں۔ اس کا ایک رُخ اُلوہیت کی طرف ہے اور دوسرا عبودیت کی جانب پر ہے۔ اُلوہیت کی طرف اس کی امری ہیئت کا رشتہ الٰہ حقیقی کے امری ارادہ سے ہے اور عبُودیّت کی طرف اس کی خلقی حیثیت کا تعلق انسانی فکر و فہم کے تغیّر پذیر شعور سے ہے۔ علم و حکمت کی تشرّف انگیزی اور تحکیم نوازی کا اخلاقی ذوق عقیدت کے امری شعور کی طرف سے اور کسب و معاش کی علمی اور فنّی مہارت کا تخلیقی شوق عقیدت کے خلقی شعور کی طرف سے عزم انگیز ہوتا ہے۔ اگر عقیدت کا خلقی شعور جو انسانی فکر و فہم کے ارادینی اسلوب کی تشکیل عمل میں لاتا ہے۔ خلوص و وفا سے متاثر ہوتا ہو تو وہ عقیدت کے

Marfat.com

امرِی شعور پر منطبق ہو کر عبُودیّت کا تعلق الٰہِ حقیقی سے وابستہ کرتا ہے لیکن اگر انسانی ارادیت کی تخلیق ہَوا و ہوس کے اثر میں عمل پذیر ہوتی ہو تو عقیدت کے خلقی اور امری شعور میں فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے عبُودیّت کا رُخ الٰہِ حقیقی کی طرف سے منقطع ہونا شروع ہو جاتا اور بالآخر اُلوہیّت کے مصنوعی تصوّرات میں گُم ہو جاتا ہے۔ اُلوہیّتِ موہومہ کے وحدت شکن تصوّرات میں اُلجھ کر عبُودیّتِ ضالہ انسان کو اخلاقی ثنائیت میں مبتلا کر دیتی ہے۔

اِنسانی معاشرہ کے مذہبی اسلوب پر عقیدت کے امری اور خلقی شعور کا اثر

اہلِ علم و دانش کا اخلاقی کردار خلوص و وفا کے حق پذیر اثر میں معاشرہ کے مجلسی وقار و رسُوخ کو اقتدار کی اعلیٰ سطح پر پہنچانے کا باعث بنتا ہے۔ عقیدت کے امری شعور کی روشنی میں خیر و برکت کی بلند سطح پر پہنچ کر اُن کو اپنے فکر و فہم کی مذہبی قابلیتوں سے معاشرہ کی اخلاقی وحدت میں ضبط و اِستقلال برقرار رکھنا ہوتا ہے مگر اس سطح پر جب اُن کی اخلاق آموز تمکنت معاشرہ کو زندگی کی راحتوں اور آسائشوں سے ہمکنار کر دیتی ہے تو اُن بزرگوار رہنماؤں میں سے اکثر

Marfat.com

کے دلوں میں عافیت و آسائش کا تغافل انگیز احساس عقیدت کے خلقی شعور کی سطح پر ہوا و ہوس کے دبے ہوئے اثر میں انگیخت پیدا کر دیتا ہے جس سے اُن میں خود غرضی اور مفاد پرستی پیدا ہو کر باہمی رقابت کو ابھارنے کا موجب بن جاتی ہے۔ رقابت کی انگیخت اُن کے علم و دانش کی قائدانہ استعداد کو اُلفت کے اتحاد انگیز جذبہ سے محروم کرتے ہوئے اُن کے مذہبی اسلوب کو اعتقادی افتراق میں مبتلا کر دیتی ہے اور معاشرہ اخلاقی وحدت کی بلند سطح سے گر کر مختلف فرقوں میں بٹ جاتا ہے۔ افراد کی وحدت افروز عبودیت کا مذہبی تعلق عقیدت کے امری انداز سے منقطع ہو کر مختلف عقاید کے تفریق ساز سانچے میں ڈھل جاتا ہے جن کی منطقی تخلیق کے مفاد پرست صناعوں کو وہ الہانہ احترام کے موہوم انداز کی سطح پر اُٹھا لیتے ہیں۔ عبودیت کے عوامی شعور پر اُن رہنماؤں کی تفریق سازی کا معقولیت شکن اثر عوام کے فکری شعور کو اوہام و ظنون کے وسیع بیابانوں میں آوارہ گرد بنا دیتا ہے۔

عبودیت کے خلقی شعور کی آوارگی

جب کسی معاشرہ میں قیادت کے افتراق انگیز شعور کی فلسفیانہ انگیخت

Marfat.com

عمل میں آکر افراد کے عبودیتی اسلوب کو عقیدت کے امری انداز کی اخلاقی وابستگی سے محروم کر دیتی ہے تو اُن کو ہر اُس شے کی پرستش کے لئے کھلی چھٹی مل جاتی ہے جس کو وہ اپنی کسی بھی مقصد بر آری کا موجب گردانتے ہوں اور یا جس چیز کی کوئی بھی خوبی اُن کے از خود رفتہ دلوں میں کشش پیدا کرنے کا موہوم موجب بنتی ہو جبکہ ہوا و ہوس کا فراست شکن اثر اُن کے دلوں میں اوہام و ظنون، شکوک و شبہات، خوف و طمع اور دیگر ہر طرح کی فکر فریب آوارگی کو مسلط کر چکا ہوتا ہے فکر و دانش کی آوارگی عبودیت کے ارادیتی شعور کو باطل پرستی کے ہر جائی انداز میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اور معاشرہ مذہبی انتشار کا شکار ہو جاتا ہے۔ افراد کی ارادت کے فکری شعور کو مذہبی افتراق کی فلسفیانہ گرفت سے محفوظ بنانے کی خاطر اور اُن کے عبودیتی شعور پر حق پرستی کا تسلط بحال رکھنے کے لئے اُن کے دِلوں میں عقیدت کے امری شعور کی بیداری اور عقیدت کے خلقی شعور کی شناخت کا پیدا ہونا اور پیدا کیا جانا ضروری ہوتا ہے۔

عبودیت کے مذہبی اور سیاسی شعور کی ہم نوائی

جب انسان عقیدت کے امری شعور کی عبودیت پروری سے محروم ہو کر

Marfat.com

اعتقادی وحدت کے مذہبی انداز کی سطح سے گر جاتا ہے تو فکر و دانش کے طبعی شعور پر مذہب کی اخلاقی گرفت برقرار نہیں رہ سکتی۔ فکر و دانش کا وحدت آفرین تصوّر مذہبی قابلیت کے افتراق پذیر اسلوب سے ہٹ کر امن و آزادی کو برقرار رکھنے کی خاطر سیاسی غور و فکر کی رسُوخ ساز سطح پر آجاتا ہے۔ سیاسی رسُوخ سازی کی مخلوق نہج پر آزادی کی برقراری کا انحصار تو اب زیادہ تر عقیدت کے خلقی شعور کی امن پروری پر ہوتا ہے لیکن عقیدت کا امری شعور بھی امن و آزادی کی برقراری کے مقصد میں عقیدت کے خلقی شعور کی معاونت پر ہوتا ہے۔ اہلِ مذہب کی فرقہ وارانہ ارادتوں کو اتحاد کی سطح پر برقرار بنانے کی خاطر اُن کے دانش وروں کی مذہبی قابلیت کا عملی انداز بھی عقیدت کے امری شعور کی اتباع میں فکر و دانش کے سیاسی شعور کی عملی اعانت پر مجبور ہو جاتا ہے۔ خلوص و وفا کے غالب اثر میں تو وحدت آفرینی کے مذہبی رسُوخ کو اقتدارِ قیادت پر پُورا پُورا تسلّط حاصل رہتا ہے لیکن ہوا و ہوس کا غلبہ جس کی دخیل کاری کے لیئے امن و آسائش کی اعلیٰ سطح پر خود مذہب کی ہی تغافل پذیری نے گنجائش پیدا کر دی ہوتی ہے دانش وری کے مجلسی شعور کی سطح پر امن آفرینی کے سیاسی تدبّر میں رسُوخ پیدا کرتا اور بالآخر اس کو قیادت کی بااقتدار سطح پر پہنچا دیتا ہے جہاں خلوص و وفا کا مغلوب اثر

Marfat.com

بھی امن آفرینی کے مقصد میں ہَوا و ہوس کے غالب اثر کی حمایت پر ہوتا ہے بلکہ اس کی رہبری عمل میں لاتا ہے۔

مذہبی تفریق کے بعد سیاسی افتراق

ہَوا و ہوس کے اثر میں امن آفرینی کے سیاسی تدبّر کو جب تک خلوص و وفا کے مغلوب اثر کا مشاورتی سہارا حاصل ہوتا رہتا ہے معاشرہ میں امن وسکون بحال رہتا ہے۔ لیکن ہَوا و ہوس کا زور جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو خلوص و وفا کی حمایت سے محروم ہو کر قیادت کی سطح پر مفاد پرستی کے مناسب انداز میں مبالغہ پیدا کرنے کا موجب بن جاتا ہے جس سے اقتدارِ قیادت میں پھوٹ کا پیدا ہونا لازمی ہو جاتا ہے۔ اور معاشرہ میں سیاسی افتراق کی انگیخت عمل پذیر ہو جاتی ہے۔ مذہبی فرقوں میں تو معاشرہ پہلے ہی بٹ چکا ہوتا ہے۔ اب اس میں سیاسی پارٹیاں بھی قائم ہو جاتی ہیں۔ مختلف پارٹیوں کے سیاسی مناشیر و مسالک کو ہوا و ہوس کے مذہبی شعور کی فرقہ وارانہ تائید و حمایت کا مناسب سہارا ابھی پہنچنے لگ جاتا ہے۔ مذہب کے فرقہ وارانہ عقائد کی تخلیق کے بعد اب سیاسی نظریات و موقفات کے مختلف بُت بھی ساخت میں آنے لگ جاتے ہیں۔ سیاسی دانش وری کے صنم ساز کارخانوں میں سیاسی

Marfat.com

صنعت کاروں کی عیارانہ ہنرمندی سے تیار ہوکر جب معاش کوشی اور معیشت کاری کے متوازن اسلوب کی سطح پر غصب و استحصال کے بُت نصب ہوجاتے ہیں تو عوامی زندگی کا اقتصادی نظام سیاسی اقتدار کی افتراق انگیز گرفت میں آکر معاشی انتشار کا شکار ہوجاتا ہے جبکہ سیاسی رہنما اور دیگر دانش ور زرپرستی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اُن کی زرپرستی کا سیاسی شعور اقتصادیات کے ماہروں اور کاروباری اجارہ داروں کی وفادارانہ معیت میں معاشی نظام کو غصب و استحصال کی عیارانہ ترکیب کے عوام سوز انداز کی سطح پر کھڑا کر دیتا ہے معاشیات کے اُس نظام کی استحصالی ترکیب محنت و مشقت سے کمائی ہوئی عوام کی دولت کو اُن کے سیاسی آقاؤں کے نہاں خانوں میں پہنچانے کا آئینی ذریعہ ہوتی ہے جس سے محنت کش اور مشقت کار لوگ غربت اور افلاس میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

سیاسی اقتدار کے اقتصادی شعور کی نمائشی عوام پروری اور عوامی انتشار میں شدت کی انگیخت

سیاسی قیادت کا افتراق زدہ اقتدار جب قومی وحدت کو بحال کرنے اور عوامی انتشار کو ختم کرنے کی قابلیت سے محروم ہوجاتا ہے تو اقتدار

Marfat.com

اقتصادی قابلیتوں کے سیاسی تسلّط میں چلا جاتا ہے۔ اقتصادی قیادت سیاسی اقتدار کی سطح پر پہنچ کر اپنی کاروباری حکمتِ عملی سے معاشی نظام میں مفید قسم کی تبدیلی پیدا کرنے کی بجائے اس نظام کی ترکیب میں استحصالی آئین کی عوام سوز عیاریوں کو انتشار زدہ عوام کی زباں شناس نظروں سے اوجھل کر دیتی ہے اور متوسط درجہ کے ذی اثر و رسوخ عناصر کو مطمئن کرنے کے لیے جو عوامی انتشار اور بے چینی کو دبانے کی عیّارانہ قابلیّت سے بہرہ ور سمجھے گئے ہوں استحصالی مفادکاری میں حصّہ دار بنا لیتی ہے۔ دولت کمانے کے اندرونی وسائل اور بیرونی ذرائع کو اعلےٰ طبقہ کے ذی اثر و رسُوخ دانش وروں میں تقسیم کرتے ہوئے اُن کو کاروباری غصب کاری میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ نام نہاد تعمیر و ترقی کی نمائشی سکیموں کے اعلانات سے زندگی کی ہر سطح پر کے بے روزگاروں کی تسکین کا برائے نام اہتمام عمل میں لایا جاتا ہے۔ اور اسی قسم کے دیگر ہتھکنڈوں سے معاشی نظام کی عوام کُش ترکیب کو کچھ عرصہ کے لیئے اور بحالی بخش دی جاتی ہے۔

مذہبی اور سیاسی اقتدار کے انحطاط پذیر حالات کی صورت میں جن لوگوں نے اقتصادی نظام کی ترکیبی خامیوں سے غصب و استحصال کا امکانی فائدہ اُٹھاتے ہوئے اور یا اس سے بھی کسی زیادہ آسان طریق پر قومی دولت

Marfat.com

سے اپنے ہاتھ رنگے ہوں اور اپنے مجلسی وقار کو اونچا کر رکھا ہو وہ اقتصادی اقتدار کے زوال پذیر دور میں معاشیات کے استحصالی نظام کا کسی طور بھی تبدیل یا ختم ہونا پسند نہیں کرتے بلکہ اُس نظام کو برقرار رکھنے میں برسرِ اقتدار اقتصادی قیادت کا پُورا پُورا ساتھ دیتے ہیں۔ زر پرستوں کی قیادت کے اقتصادی شعور کی روشنی میں مذہبی اور سیاسی رہنماؤں کی استحصالی دانش و فراست عوام پروری کے نمائشی کردار سے عوام کی انتشار انگیز بے چینی کو ختم کرنے کا باعث نہیں بن سکتی۔ جب عوامی انتشار اُن کی عیارانہ کوششوں کو ناکامیوں سے ہمکنار کر دیتا ہے تو عوامی زندگی کے اخلاقی اسلوب کی مفلوک سطح پر شرافت کُشی کے انسانیت سوز جرائم کا ارتکاب تسلسل پذیر ہو جاتا اور معاشرہ کو تباہی کے کنارے پر لے پہنچتا ہے جہاں ہوا و ہوس کی عوام کُش طاقتوں کے خلاف مجبور عوام کے ستم رسیدہ دلوں میں خلوص و وفا کا پُر جوش ابھار انگیخت پذیر ہو جاتا ہے اور وہ ربوبیتِ حقّہ کے حُرّیت آموز سائے میں الوہیتِ باطلہ کے خلاف متحد ہو جاتے اور اقتدار کی سطح پر پہنچ کر ربوبیتِ حقّہ کی امری رہنمائی میں مذہب کی اصل حقیقت کو بھی دوبارہ پا لیتے ہیں جو انحطاط کے دوران اُن کی نظروں سے اوجھل ہو چکی ہوتی ہے۔

Marfat.com

انسانی کردار کا انفرادی اور قومی اسلوب فطرت کے ایک ہی آئین کا رہین ہے

یوں تو انسان اپنی انفرادی حیثیت میں بھی عقیدت کے امری شعور کی خلوص پروری سے اطمینان و سکون سے ہمکنار ہوتا رہتا ہے اور پھر ہوا و ہوس کی تغافل انگیزی سے متاثر ہو کر انحطاط کی مذہبی، سیاسی اور اقتصادی منزلوں سے گزرتا ہوا جو عقیدت کے خلقی شعور کی راہ پر اُس کو پیش آتی ہیں پریشانی کی ابتلا انگیز سطح پر بھی پہنچتا رہتا ہے اور پھر اگر اپنی گزشتہ بد اعمالیوں پر اُس کی پشیمانی اس کے دل میں خلوص کو پھر سے اُبھار دے تو الوہیتِ باطلہ کے عبودیت شکن پنجہ سے رہا ہو کر الوہیتِ حقّہ کی پناہ میں بھی آتا ہی رہتا ہے۔ لیکن پوری قوم ہی جب جہل و شر کے مشکلات آفرین گڑھے میں گر جاتی ہے تو خلوص و وفا کے دبے ہوئے اثر کی پنہانیوں میں عبودیتِ صادقہ کو تو الوہیتِ حقّہ کا قُرب حاصل ہی رہتا ہے لیکن ہوا و ہوس کی مجبورہ جانب پر بھی ستم رسیدہ عوام کے دلوں میں ہوا و ہوس کی جابر طاقتوں کے ظالمانہ سلوک نے خلوص و وفا کے جذبہ کو بیدار کر دیا ہوتا ہے اور خود اُن جابر طاقتوں میں بھی کچھ کچھ عناصر تباہی کے بھیانک تصوّر کی پریشان کُن جھلک سے

Marfat.com

جو مستقبل میں اُن کا انتظار کر رہی ہوتی ہے متاثر ہو چکے ہوتے ہیں۔ خلوص و وفا کے نوخیز اثر میں وہ عناصر بھی ہوا و ہوس کے جابرانہ جماعتی شعور کی قید سے آزاد ہو جاتے اور مجبور عوام کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ خلوص و وفا کا نوخیز جماعتی اثر اُن سب کا رشتہ ربوبیتِ باطلہ سے منقطع کر دیتا ہے۔ ماضی کی مذہبی سیاسی اور اقتصادی بداعمالیاں اُن کے دلوں میں پشیمانی پیدا کر دیتی ہیں جو اُن کی عبودیت کے امری شعور کو باطل پرستی کی آلودگیوں سے پاک کر دیتی ہے اور الٰہ حقیقی کی طرف رجوع کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ الوہیتِ حقّہ اُن کی عقیدت کے خلقی شعور پر نورِ وحدت کی فکر افروز شعاعیں برسانا شروع کر دیتی ہے۔ اُن کے خلاف ہوا و ہوس کی شرانگیز طاقتیں بھی اکٹھا ہونا شروع کر دیتی ہیں۔ اور اُن کا اضطراب پذیر گٹھ جوڑ ہوا و ہوس کی بعض بیرونی طاقتوں کے مفاد پرستانہ شعور کو بھی متاثر کرنے کا باعث بن جاتا ہے لیکن نورِ وحدت کی روشنی میں جو خلوص و وفا کی نوخیزی کو لاالٰہ کی معنویت کے امری نفاذ سے منور کر رہی ہوتی ہے ستم رسیدہ عوام کے جماعتی جوشِ عمل کی تاثر انگیزی ہوا و ہوس کی اُن بیرونی طاقتوں کے خلاف خلوص و وفا کی غالب یا مغلوب بیرونی قوتوں کی جرأت افزائی بھی عمل میں لا رہی ہوتی ہے۔

اقوامِ عالم پر جہل و شر کی حالت کا یکساں وُرُود

دنیا کی کوئی بھی ایسی قوم نہیں جس کی اجتماعی عقیدت کے امری شعور نے اُس کو مذہب کی حقیقی روشنی میں امن و آزادی کی اعلیٰ سطح پر بلند نہ کیا ہو۔ اللہ تعالےٰ کی ذاتِ اقدس رب العالمین ہے۔ اس نے اپنی رُبوبیت سے دنیا کی ہر قوم کو نوازا ہے۔ لیکن جب اُن کی عقیدت کے امری اور خلقی شعور میں دُوری پیدا ہونے لگ گئی تو اُن پر انحطاط کا وارد ہونا بھی لازمی تھا۔ سب قوموں پر مختلف وقتوں میں عروج و زوال پیدا ہوتے رہے ہیں لیکن حیاتِ انسانی کی تاریخ میں ایک ایسا وقت بھی گزر چکا ہے۔ جب کل دنیا میں جہل و شر کا یکساں حال وارد ہوا اور کُل قومیں ایک ہی وقت میں تباہی کے کنارے پر پہنچیں۔ اُن سب کی مذہبی سیاسی اور اقتصادی ارادیتوں کا فکری علمی اور عملی شعور ربوبیتِ باطلہ کے عقیدت سوز اثر میں خود فراموشی کا شکار ہو کر ذہنی آوارگی میں مبتلا ہو چکا تھا۔ انسانی وحشت و بہیمیت کے ستم زدہ جنگلوں میں انسانیت خور درندوں نے اپنی حکومتیں قائم کر رکھی تھیں جن کے جابرانہ اقتدار نے دنیا میں ضعیف کشی کے اڈے قائم کر رکھے تھے۔ اُن اڈوں میں سلطنتِ روما کے مذہبی اقتدار کو شہنشاہیتِ ایران کے سیاسی حشم کو اور ابی سینیا کی

Marfat.com

حکومت کے اقتصادی تفوق کو بین الاقوامی حیثیت کا عالمی رسوخ حاصل تھا۔ اُن بڑی طاقتوں کی ابتدا نو مذہب کی حقیقی روشنی میں ہی عمل پذیر ہوئی تھی اور اُن کی عقیدت کے امری شعور کا زمانہ جس میں اُن کا عروج شباب پر تھا نسلِ انسانی کے بیشتر حصہ کی تہذیب آموزی کا باعث بھی بنا مگر جہل و شر کے عالمی ورود کا اثر اُن کے اقتدار کو اُلوہیتِ باطلہ کے تین بڑے بتوں کی شکل میں تبدیل کرنے کا باعث بن گیا۔ اب ان تینوں بڑی طاقتوں نے عالمی اقتدار کی سطح پر سیاسی اثر و رسوخ کے بین الاقوامی موّاد کی تجارت کا استحصالی کاروبار جاری کر رکھا تھا جس میں دنیا کی کل قومیں الجھی ہوئی تھیں۔ اس کاروبار کی اجارہ داری پر عالمی آمریت کے سیاسی مقرّبین کا قبضہ ہوتا تھا جن کے عیّارانہ اثر و رسوخ کی پُر فریب کشش عوام کے ادہام زدہ شعور کو آمریت کے بتوں کی پرستش پر آمادہ کیئے رکھتی اور جو اُلوہیتِ باطلہ کی سہ گوں حاکمیت کو عبودیتِ صادقہ کی امکانی بغاوت کے عالمی خدشہ سے محفوظ بنانے کی خاطر اس کے پرستاروں میں کج فہمی کی بحالی اور کج شناسی کی برقراری کے لیئے شکوک و شبہات کے عیارانہ موّاد کی تخلیق عمل میں لانے۔ اقوامِ عالم کی انتشار زدہ ارادیتوں کے مفاد پرستانہ شعور کا مجلسی انداز سیاسی شطرنج کی ایک عالم گیر بساط تھی جس پر اکٹھے بیٹھ کر دنیا کے بین الاقوامی قمار باز اپنی عیارانہ

Marfat.com

چال بازیوں سے ایک دوسرے کے سیاسی حقوق اور فوجی مفادات کا غصب عمل میں لانے۔ سیاسی قمار بازی کے اُس دستور میں اکثر طور پہ زیردستوں ہی کے حقوق کا صفایا عمل میں آتا تھا۔ جہل و شر کے اُس عالم گیر دَور میں انسانیت کو اس کے اخلاقی تشرّف سے محروم کرنے کے لئے ہوا و ہوس کے شر ساز اسلحہ خانہ میں جتنے بھی ہتھیار موجود چلے آ رہے تھے سب کے سب غصب و غارت کے شیطانی استعمال میں آ چکے تھے۔

جہل و شر کے عالمی دَور میں عرب کی حالت

یوں تو دنیا کی ہر قوم ہی جہل و شر کی شیطانی طاقتوں کے ہاتھوں تنگ آ چکی تھی اور اُن قوموں کے مجبور عوام میں اُن طاقتوں کے خلاف نفرت کے آثار بھی نمودار ہو چکے تھے جن کو دبانے کے لئے جابرہ طاقتیں بھی مستعد ہو چکی تھیں لیکن عرب کی مقدس سرزمین میں جس کو آباد دنیا کے مرکزی خطہ کی حیثیت حاصل تھی آلِ ابراہیمؑ کی مجبوری سب سے زیادہ تھی۔ آلِ ابراہیمؑ مذہبی حیثیت سے تو توحید پرست مسلم تھے لیکن عقیدت کے امری شعور کی سطح سے گر جانے کے بعد انحطاط کی مذہبی۔ سیاسی اور اقتصادی منزلوں سے گزرتے ہوئے بت پرستی کے گڑھے میں پہنچ چکے تھے صرف بنو اسمٰعیلؑ کا ایک گھرانا ایسا تھا جس میں

Marfat.com

توحید پرستی کی دھیمی سی اسلامی رمق ابھی باقی تھی۔ خلوص و وفا کا وہ صفا پذیر شائبہ توحید آموزی کی اُس مقدس رُوح سے امری طور پر متاثر ہوتا چلا آ رہا تھا جو منصۂ شہود پر پہنچنے کے لئے اپنے امری سفر میں ابھی حسب و نسب کے پشتینی مرحلوں کو عبور کر رہی تھی۔ اُن لوگوں کا تعلق بھی بنو اسمٰعیلؑ ہی سے تھا بلکہ اسی معزز گھرانہ سے تھا جن کو الوہیتِ باطلہ کے مذہبی رسُوخ نے اقتدار عطا کر رکھا تھا۔ اور چونکہ خانۂ کعبہ کی تولیت اسی خاندان کی تحویل میں تھی اس لئے اس خاندان کا اثر و رسُوخ نہ صرف عرب قبائل تک بلکہ عرب سے باہر بھی دور دور تک پھیلا ہوّا تھا۔ اور جہل و شر کے اُس دور میں بھی مکہ مکرمہ کے مقدس مقام کو عالمی اقتصادیات کی سطح پر تجارتی مرکز ہونے کی مؤثر اور اہم حیثیت حاصل تھی۔ جبکہ وہ برِّاعظمی تجارت کے مواصلاتی راستوں پر بین الاقوامی گزرگاہ اور عالمی تجارت کی بہت بڑی منڈی بھی تھی۔ قریش مکہ کی اہمیت دنیا کی بڑی طاقتوں کے سیاسی اسلوب کی بین الاقوامی حکمتِ عملی پر بھی کافی حد تک مؤثر تھی جبکہ اُن طاقتوں کے عالمی وقار کو اُن ایام میں زیادہ تر زورِ ربوبیتِ باطلہ کے اقتصادی اسلوب سے ہی حاصل ہوتا تھا جس کی تخلیق میں مکہ معظمہ کے جغرافیائی محلِ وقوع کی طبعی موزونیت بھی ایک اہم عنصر کا حکم رکھتی تھی۔

Marfat.com

مکہ معظمہ پر اصحاب الفیل کا ناکام حملہ

جہل و شر کے اُس عالمی دور میں سیاسی اقتدار کی برقراری کا زیادہ تر انحصار سیاسی قیادت کے اقتصادی شعور کی استحصالی حکمتِ عملی پر ہوتا تھا۔ اقوامِ عالم کی عقیدت کے خلقی شعور کا رشتہ جس کی روشنی میں وہ انحطاط کے پہلے مرحلوں سے گزر کر تباہی کے اقتصادی مرحلہ پہ پہنچ چکی تھیں عقیدت کے امری شعور سے کلی طور پر منقطع ہو چکا تھا۔ ضعیف کُشی کے اقتصادی اسلوب نے ابی سینیا کی حکومت کو دیگر سب طاقتوں پر فوقیت بخش رکھی تھی۔ جن لوگوں کے دلوں میں ربوبیتِ باطلہ کی مجبور کُشی کے خلاف نفرت پیدا ہوتی تھی اور وہ غصب و استحصال کے اقتصادی بندھنوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کوئی حیلہ عمل میں لاتے تھے اُن کے ایسے حیلوں کو ابی سینیا کی استحصالی حکمتِ عملی کا عیارانہ شعور بے اثر بنا دیتا تھا۔ ربوبیتِ باطلہ کے عالم گیر حلقۂ اثر میں دنیا کی چھوٹی بڑی کل قوتوں کو ابی سینیا نے کسی نہ کسی طور پر اپنے بس میں کر رکھا تھا۔ قریش مکہ کا تجارتی اثر و رسوخ ہی صرف ایک ایسی قوت باقی رہ گئی تھی جو ابھی تک اس کے بس سے باہر تھی۔ بنو اسمٰعیلؑ کے معزز اور با اقتدار خاندان کے تجارتی رسوخ کی بڑھتی ہوئی

Marfat.com

انزادانہ اہمیت کو جو اُس خاندان کے مذہبی احترام و وقار سے بھی زور پذیر ہوتی تھی ابی سینیا کے اقتصادی تفوق کا عالم گیر سیاسی شعور برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے دنیا کی دوسری بڑی طاقتوں کی رضامندی سے یمن کے حاکم ابرہہ کو مکّہ معظّمہ پر چڑھائی کرنے کے لیئے آمادہ کر لیا تاکہ وہ امن کے اس قدیم گھر کو خاکم بدہن تباہ کر سکے جس کی روحانی اہمیت نے قریشِ مکّہ کے اقتصادی رسُوخ میں زور پیدا کر رکھا تھا۔ اہلِ مکّہ کا بڑھتا ہوا رسُوخ ابرہہ کے لیئے بھی بڑا اذیت ناک تھا۔ اس نے مکّہ پر چڑھائی کرنے کی غرض سے بے پناہ سامانِ حرب اکٹھا کر رکھا تھا۔ اور اب ابی سینیا نے اس کی حربی طاقت میں بہت بڑا اضافہ پیدا کر دیا اور بیت اللہ کے مقابلہ میں ایک عالی شان عمارت یمن میں تعمیر کرا دی تاکہ الوہیتِ حقّہ کے اُس قدیم نشان کو مٹا کر اس کی جگہ ربوبیتِ باطلہ کے اُس مصنوعی نشان کو نسلِ انسانی میں مقبول بنایا جائے۔

آلِ ابراہیمؑ اور عرب کے دیگر قبائل میں الُوہیتِ باطلہ کی عدل کُش طاقتوں کے خلاف نفرت اور بے زاری تو پہلے سے ہی پیدا تھی اور خلوص و وفا کی مذہبی جانب پر ربوبیتِ باطلہ کی موہومیت کا راز منکشف ہو کر آلِ ابراہیمؑ کے دلوں میں لا الٰہ کی معنویت کو امری طور پر نافذ کر چکا تھا اور

Marfat.com

لا الٰہ کے معنوی نفاذ نے بُت پرستی کے رسمی اثر کو بھی کافی حد تک فرو کر دیا تھا۔ اب ابرہہ کے حملہ کا پریشان کُن خطرہ اُن کے دلوں میں استعاذہ کی عقیدت آموز انگیخت عمل میں لانے کا غیر شعوری سبب بن گیا۔ اُن کے دلوں کی پُرخلوص گہرائیوں میں "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" کا معنوی وِرد امری طور پر جاری ہو گیا۔ شدید خطرہ کی کسی بھی صورت میں انسانی عقیدت کے خلقی شعور کی لوح پر خود ساختہ ارادت کی مصنوعی توقعات کے سب نقش مٹ جاتے ہیں اور دلوں میں صرف اللہ تعالےٰ کا نام باقی رہ جاتا ہے جس کی برکت سے عقیدت کا خلقی شعور عقیدت کے امری شعور پر منطبق ہو کر خطرہ کو ٹالنے کا موجب بن جاتا ہے۔

"مکہ مکرمہ پر اصحاب الفیل کا حملہ توحید کی نوخیز رُوح پر اُلوہیّتِ باطلہ کا حملہ تھا"

اُلوہیّتِ باطلہ کے پرستاروں کی یہ حتمی رائے تھی کہ وہ اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اُن کی یہ رائے اتنی ہی ناقص یا غلط اور جھوٹ تھی جتنا کہ باطل کو حق مان لینا عقل کی بے حرمتی اور ہتک ہے مکہ مکرمہ پر ابرہہ کا حملہ اُلوہیّتِ باطلہ کی چھوٹی بڑی اور ظاہری باطنی کُل طاقتوں

Marfat.com

کا مجموعی حملہ تھا۔ اُن سب کو یہ یقین تھا کہ الوہیتِ حقہ کے امری اثر اور اس اثر کے خلقی نشان کو مٹانے اور الوہیتِ باطلہ کی موہومیت کو بقا بخشنے میں وہ کامیاب ہو جائیں گی اور اسی لیئے مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے والوں کو اصحاب الفیل کہا گیا ہے۔ باطل پرستوں کے خیالی۔ نظریاتی اور تصوراتی بتوں۔ مذہبی سیاسی اور اقتدار و رسوخ کے مفروضہ خداؤں اور مٹی۔ پتھر۔ چاندی اور سونے کی مورتیوں کا تھوڑا یا بہت جو کچھ بھی اثر تھا وہ سب ابرہہ کی حمایت پر تھا۔ روما کے صومعے۔ ایران کے آتش کدے۔ ایبی سینیا کے گرجے۔ ہندوستان کے شوالے اور اُن کے علاوہ مشرق و مغرب میں الوہیتِ کاذبہ کی پرستش کا کسی بھی نوعیت کا اثر و رسوخ بلا واسطہ یا بالواسطہ طور پر مکہ معظمہ پر چڑھائی کرنے والوں کی حمایت پر تھا۔ خانہ کعبہ کے اندر رکھے ہوئے بتوں میں بت پرستوں کے لیئے جو کشش تھی وہ بھی حملہ آوروں کی حمایت پر تھی۔ قریشِ مکہ کی عقیدت کے خلقی شعور میں ارادت کی جو بھی صورت تھی اہلِ باطل کی چڑھائی کے خطرہ نے سب مٹا دی۔ اگر اُن میں سے کسی کے دل میں اللہ تعالےٰ کی ہستی کا انکار بھی تھا تو وہ بھی مٹ گیا۔ جب عقیدت کا خلقی شعور ارادت کی مصنوعی آلودگیوں سے پاک ہو گیا تو اس میں رجوع الی اللہ کی امری کیفیت کا نزول لازمی تھا جو لا الٰہ کی معنویت کے نفاذ کی تکمیل کا باعث اور استعاذہ

Marfat.com

کی معنوی تشکیل کا امری موجب بنا۔ خطرہ کے دوران اُن کے دلوں میں توبہ کا نفاذ عمل میں آ گیا تھا لیکن بعد میں اکثر کے دلوں میں ہوا و ہوس کا توبہ شکن اثر دوبارہ عود کر آیا۔

معبودِ حقیقی کے حضور حضرت عبدالمطلب کی حاضری

جناب عبدالمطلب جو اپنے قبیلہ کے سردار اور خانۂ کعبہ کے متولّی بھی تھے اچھی طرح جانتے تھے کہ ابرہہ کا حملہ الوہیتِ باطلہ کا عبودیتِ انسانی پر آخری وار ہے جس کا مطلب الوہیتِ حقّہ کے ساتھ عبودیتِ صادقہ کے اعتقادی رشتہ کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنا ہے۔ آں جناب اس حقیقت سے بھی باخبر تھے کہ خانۂ کعبہ عقیدتِ انسانی کے امری اور خلقی شعور میں امری وصال کا لاہوتی واسطہ اور انسانیت کے اخلاقی تشرّف کی امری امان گاہ ہے۔ آپ کے دل میں یہ یقین بھی موجود تھا کہ بیت اللہ پر اصحاب الفیل کا حملہ الوہیتِ باطلہ کی عالمی شکست کا آغاز ہے۔ آپ کی پشت مبارک رحمۃ للعالمین کی توحید افروز روح کے امری سفر کی اہم ترین منزل بھی تھی۔ اس مقدس رُوح نے آپ کے دل کو عقیدت کے امری سانچہ میں پہلے سے ہی ڈھال رکھا تھا۔ آپ کو جب یہ یقین ہو گیا کہ ابرہہ کی مادی طاقت کے خلاف

Marfat.com

جنگ لڑنے کے لئے قریش مکّہ کے پاس نہ تو مادّی حیثیت کا سامان کافی ہے اور نہ کوئی دوسری طاقت ہی اُن کی امداد کو پہنچ سکتی ہے تو آپ اپنے عجز کا اعتراف اور استغاثہ کا نذرانہ دل میں لئے ہوئے درِ کعبہ پر حاضر ہو گئے اور اُس امن کے قدیم گھر کو اور اس گھر کی امن آفریں روحانی متاع کو اُلوہیتِ باطلہ کے حملہ سے بچانے کی ذمّہ داری اُس گھر کے مالک کو سونپ دی۔ اللہ تعالےٰ نے اہلِ خلوص کی مجاہدانہ وفاداری کو اپنی پناہ میں لے لیا۔ حملہ وقوع میں آنے ہی کو تھا کہ احدیتِ صفات کے باطنی لشکروں اور غیبی ہتھیاروں نے جو اسمِ ذات (بسم اللہ) کی معنوی حقیقت کے غیر مرئی انداز میں اُن کی امداد کو آ پہنچے تھے ابرہہ کی طاقت کو خاک میں ملا دیا۔ ابرہہ کی شکست اُلوہیتِ باطلہ کے عالم گیر اثر و رسوخ پر سب سے پہلی ضرب تھی جس کی ساخت بسم اللہ کی امری حقیقت کے اعجاز آفریں ہنر سے عمل میں آئی اور جس نے عبودیتِ انسانی کے عالمی شعور کو پھر سے اُلوہیتِ حقّہ کی امان میں پہنچانا شروع کر دیا۔

اسمِ ذات کی معنوی حقیقت کا امری نزول یا ولایتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انقلاب آفریں اعجاز

اصحاب الفیل کی شکست کے ضمن میں یہ نکتہ قابلِ ذکر ہے کہ اس وقت

Marfat.com

جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسلام آموز رُوح عالمِ ناسوت میں نزول فرما ہو چکی تھی اور عالمِ شہود میں اس کی جلوہ فرمائی کو ابھی چند ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا تھا۔ آنحضور کی ولادت کے وقت اور اس سے پیشتر کئی معجزے ظہور میں آئے۔ اُن معجزات کی نسبت آپ کی مقدس رُوح کے ورُود مسعود سے قرار دی گئی ہے آپ کی ولادت کے وقت خانۂ کعبہ میں بتوں کا منہ کے بل گرنا اور قیصر و کسریٰ کے محلوں میں زلزلہ کا پیدا ہونا اور دیگر کئی طرح کے معجزات بھی روایت کئے گئے ہیں۔ اگر اصحاب الفیل کی شکست کو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باطل شکن رُوح کا معجزہ قرار دیا جائے تو یہ نسبت بھی کلی طور پر صحیح ہو گی۔ یہ حقیقت مسلّمہ ہے کہ اصحاب الفیل کی شکست ایک معجزہ تھا جو الوہیتِ باطلہ کی مادّی طاقتوں کے خلاف ظہور میں آیا۔ اُس وقت کفر و شرک کی شیطانی طاقتوں کے مقابلہ میں زمین پر صرف آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توحید افروز رُوح اور آسمان پر اسمِ ذات (اللّٰھم) کی توحید آموزی کا اعجاز آفرین غیبی راز تھا اور یا جناب عبدالمطلب کے توحید پذیر دل میں اصحاب الفیل کی مادّی طاقت کے مقابلہ میں اپنے توبہ آفرین عجز کا اعتراف تھا جس کو آپ نے اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کر دیا۔ اللہ تعالےٰ کے سامنے جناب عبدالمطلب اُن کُل عناصر کی

Marfat.com

نمائندگی کر رہے تھے جن کی عقیدت کے خلقی شعور پر اضطراب طاری ہو چکا تھا۔ اور اُن کی عقیدت کے امری شعور پر بسم اللہ کی معنویت امری طور پر مسلّط ہو رہی تھی۔ خانہ کعبہ کو اصحاب الفیل کی جارحیت سے اور اُن مخلص عناصر کے امان طلب دلوں کو اضطراب سے بچا لینا اب بسم اللہ کی امری حقیقت کا ذمّہ تھا۔ اُلوہیتِ حقّہ کی جس حقیقت کو بچانے کی خاطر اصحاب الفیل کو شکست دینا ضروری تھا اُسی حقیقت کو جناب عبد المطلب کے دل میں محفوظ کرنے کے لئے اُن کے اضطراب کو ختم کرنا لازمی تھا۔ چنانچہ اُلوہیتِ حقّہ کی توحید پناہ حقیقت کو بیت اللہ کی امن آفرین حیثیت کے امری انداز میں برقرار رکھنے اور جناب عبد المطلب کے دل میں اُن کی عقیدت کے امری شعور کی مامونیت کو بحالی بخشنے کی خاطر اُلوہیتِ حقّہ کی انسانیت پناہ رُوح نے معجزہ کر دکھایا۔ ابرہہ کے بھاری اور با اسباب لشکروں کو شکست دینے میں جن غیر مادی۔ غیر مرئی اور امری طاقتوں نے کام کیا وہ سب کی سب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی معیت میں نزول فرما ہوئی تھیں اور اُن سب کا نزول بسم اللہ کی معنویت کا امری نزول تھا جو در اصل حقیقتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امری شان تھی جس کے شانِ نبوتؐ کی صورت میں ظہور فرما ہونے میں

Marfat.com

ابھی چالیس سال کا عرصہ باقی تھا۔

ابرہہ کی شکست کے بعد آلِ ابراہیمؑ کا سیاسی انقلاب

جب قومیں خیر و برکت کی بلند ترین سطح سے جو اُن کو مذہبی عقیدت کے امری شعور کی روشنی میں نصیب ہوتی ہے۔ نیچے گرتی ہیں تو اُن کو ہوا و ہوس کے انحطاط آفرین اثر میں خود ساختہ مذہب کے افتراق پذیر مراحل سے گزر کر زندگی کے سیاسی اسلوب کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اور پھر جب اُن کا سیاسی اسلوب بھی پارٹی بازی کا شکار ہو جاتا ہے تو وہ انحطاط کے سیاسی مرحلہ سے گزر کر سیاست کے اقتصادی اسلوب کی سطح پر پہنچ جاتی ہیں جہاں ہوا و ہوس کا شدید اثر زر پرستی کی صورت اختیار کرتے ہوئے اقتدار کو زر پرست دانش وروں کے حوالے کر دیتا ہے زر پرستوں کا بنایا ہوا معاشی نظام عوام کو غربت اور افلاس میں مبتلا کرتے ہوئے زندگی کو تباہی کے کنارے پر پہنچا دیتا ہے۔ تو عوام کو اس تباہی سے بچانے کے لئے صحیح رہنمائی اور رہبری کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اُن کی یہ ضرورت نہ تو زر پرستی کے مارے ہوئے اُس وقت کے سیاسی رہنما پوری کر سکتے ہیں

Marfat.com

اور نہ مذہبی پیشرو ہی اُن کی دستگیری عمل میں لا سکتے ہیں جبکہ وہ سب کے سب مذہب کی حقیقی روشنی سے محروم ہو کر الوہیت باطلہ کے مذہبی۔ سیاسی اور اقتصادی رسُوخ کے پرستار بن چکے ہوتے ہیں۔ مذہب کی اصل حقیقت سے اُن کا بُعد انتہا کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کے دلوں سے تو مذہب کی ضرورت کا احساس ہی اُن حالات میں مٹ جاتا ہے اور کچھ لوگ مذہب کی اصل حقیقت کا کھوج لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مذہب کی اصل حقیقت کو فراموش کر دینا ہی اُن کے وبال کا باعث بنا ہے اور مذہب کی مصنوعی صورت اُن کو اتحاد سے محروم کرنے کا موجب بنی ہے۔ مذہب کی تحقیق کرنا تو وہ ضروری سمجھتے ہیں لیکن مذہب کے خود ساختہ اسلوب کی افتراق انگیزی سے بے زار ہو کر مذہب کی ضرورت سے ہی انکار کر دینا جائز نہیں سمجھتے۔ مذہب کے انکار سے اگر کچھ لوگوں کو معاشی نظام کے استحصالی انداز کی سطح پر اطمینان بخش حیثیت بھی حاصل ہو جائے اور اُن کی اقتصادی حکمتِ عملی کا سیاسی شعور مذہب کی معقولیت شکن گرفت سے آزاد ہو کر اُن کو معاشی وقار کی بلند سطح پر بھی پہنچا دے تو بھی اُن کی زندگی کا غیر مذہبی اسلوب مذہبی عوام کی حریت کوشی کے لئے مثالی نہیں ہو سکتا۔ جبکہ مفکرینِ مذہب نے اُن میں مذہبی شوق و شغف کو از سرِ نو ابھار دیا ہوتا ہے اور اُن کے اس اعتقاد میں نئی رُوح پھونک

Marfat.com

دی ہوتی ہے کہ دنیا کے مفلوک الحال عوام اور مجبور اقوام کی مشکلوں اور مصیبتوں کا حل صرف مذہب کے اصل مفہوم کی روشنی میں ہے۔

مذہب کی اصل حقیقت کا طلوع

فکرِ انسانی کا ارادیتی شعور خلوص و وفا کے زیر اثر عقیدت کے امری شعور کی حکمت افروز روشنی میں زندگی کے اخلاقی اسلوب کو وحدتِ عمل کے امن ساز سانچے میں ڈھالنے کا اور یا ہوا و ہوس کے اثر میں عقیدت کا خلقی شعور اس کو عیاری کے افتراق انگیز راستے پر ڈالنے کا موجب بنتا ہو تو اعمال کے نتائج کی تخلیق ان دونوں صورتوں میں حق تعالےٰ کی مشیت کے عدل افروز فیصلے سے ہی عمل پذیر ہوتی ہے۔ عقیدت کے خلقی شعور کی رہبری میں انسانی ارادیت کا عیارانہ اندازِ کار غضب و استحصال کے اخوت سوز اور مساوات کش طریقِ زیست کو رواج دے کر معاشرہ کو انتشار کے سکون کش گڑھے کی طرف دھکیل دے تو استحصال کے مذہبی، سیاسی اور اقتصادی راستہ پر افراد کی مقابلہ وار رفتار میں تیزی آئینِ فطرت کے ازلی اور مشیتِ حق تعالےٰ کے کون کار اصولوں کی عیارانہ ترکیب عمل میں لانے سے پیدا ہوتی ہے جس کسی کی استحصالی روش میں اصولی زور زیادہ ہوگا حق تعالےٰ کی مشیت کا فیصلہ اسی کی کامیابی

Marfat.com

کے حق میں ہو گا۔ معاشرہ جب مذہبی اور سیاسی انحطاط کے مرحلوں سے گزر کر اقتصادی استحصال کے معیشت سوز ماحول میں پہنچتا ہے تو حق تعالےٰ کی مشیت معاشرہ کے بیشتر حصہ کو زندگی کی آسائیشوں سے کلی طور پر محروم کر دیتی ہے جبکہ دوسرے چند لوگ عیاشی کی بلند سطح پر پہنچ جاتے ہیں۔ غربت اور افلاس کی خوفناک صورت استحصال زدہ عوام کو جب زندگی کی مشکلات آفرین الجھنوں میں مبتلا کر دیتی ہے تو حق تعالےٰ کی مشیت کا فیصلہ اُن کے دلوں میں رجوع الی اللہ کی انگیخت پیدا کرتے ہوئے اُن کی عقیدت کے خلقی رُخ کو عقیدت کے امری شعور کی طرف پھیر دیتا ہے، جس سے مذہب کی اصل حقیقت کا بے رنگ اُبھار عمل میں آکر اُن کو غصب و استحصال کے با اقتدار اجارہ داروں کے خلاف متحد کر دیتا ہے۔ استحصال کاروں کی ارادیّت کا غاصبانہ شعور فطرت کے کَون کار اصولوں کو اپنے عیارانہ استعمال میں لاتے ہوئے سامانِ تعیش کی تخلیق تو عمل میں لاتا ہی رہتا ہے لیکن جب اُن کا وہ شعور اُن کے اقتدار کو عوامی انقلاب کی زد سے بچانے کی خاطر حق تعالےٰ کی مشیّت کے انقلاب آفرین فیصلہ کو بدلنے کی خاطر خود مشیت کو ہی اپنی عیاری کا شکار بنانے کی احمقانہ جُرأت کرتا ہے تو حق تعالےٰ کی مشیّت اُن کے ناپاک عزائم کو کچل کر رکھ دیتی اور اقتدار انقلابی عوام کے حوالے کر دیتی ہے اور اُس وقت مذہب کی اصل

Marfat.com

حقیقت وضاحت میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔

جہل و شر کے عالمی دور میں دنیا کی چھوٹی بڑی مذہبی۔سیاسی اور اقتصادی طاقتوں کی حکمتِ عملی کا غاصبانہ۔جابرانہ اور استحصالی شعور یکساں طور پہ اس یقینی خطرہ میں مبتلا ہو چکا تھا کہ مکّہ معظمہ کے توحید افروز افق سے مذہب کی حقیقی روشنی کا طلوع عمل میں آنے والا ہے جو ربوبیتِ باطلہ کے عیارانہ طلسم کی ظلمت کو دُور کرنے کا حتمی موجب قرار پا چکی ہے۔اُس روشنی کے طلوع کی خبر نجومیوں۔جوتشیوں۔راہبوں اور فلاسفروں کی معرفت اُن کو پہلے سے ہی مل چکی تھی۔مکّہ معظمہ پر اصحاب الفیل کا حملہ اسی خطرہ کے پیشِ نظر عمل میں آیا تھا۔مذہبی حقیقت کی امری روشنی سے ربوبیتِ باطلہ کے ظلمات کی وہ پہلی ٹکر تھی جس کو توحیدِ باری تعالےٰ کے امری اعجاز نے بے اثر بنا دیا۔ابرہہ کی ذلت آمیز شکست کے بعد آلِ ابراہیمؑ کے عالمی وقار میں اور اضافہ پیدا ہو گیا جس کے خلاف دنیا کی بڑی طاقتوں کی معاندانہ ارادت کے بین الاقوامی شعور نے بھی اپنی عیارانہ چالبازیوں میں اضافہ پیدا کر دیا۔انہوں نے عرب قبائل کے اُن اکابر کی خود غرضانہ اور مفاد پرستانہ ارادتوں کو متاثر کرتے ہوئے جن کے مجلسی وقار کو نقصان پہنچنا شروع ہو گیا تھا اُن کو باہمی رقابتوں میں الجھا دیا جس سے قبائل میں سیاسی افتراق انگیخت پذیر ہو

Marfat.com

ہو گیا۔ قبائلی عوام کے وہ طبقے جو اُن بزرگواروں کے استحصالی کردار سے بیزار ہو چکے تھے اور ابرہہ کی جنگ میں بسم اللہ کی امری حقیقت کا معجزہ دیکھ لینے کے بعد لآ الٰہ سے آگے الّا اللہ کی معنویت کے غیر شعوری اثر سے بھی امری طور پر متاثر تھے اُن اکابر کی حُرّیت کُش اور افتراق انگیز رہنمائی کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کی حُرّیت کوش جد وجہد کو جو اُنہوں نے بسمِ اللہ کی معنویت کے امری نفاذ کی روشنی میں شروع کی تھی اپنی رحمانی پناہ کے سایے میں لے لیا۔ رحمانیت باری تعالےٰ کے غیر شعوری اثر کی بے رنگ عوامی تحریک نے اُن کو اُن رہنماؤں کے افتراق انگیز مشاغل کے خلاف اتحادِ عمل کی با اقتدار سطح پر اُٹھا لیا جہاں سے اُن کی اخلاقی وحدت کے استحصال شکن اسلوب نے اُن کو الُوہیتِ حقّہ کی عدل افروز فضاؤں میں بلند کرنا شروع کر دیا۔

اللہ تعالےٰ کی رحمانیت نے عوام کے اُن طبقوں کو جن کے دل خلوص ووفا کے نوخیز اثر میں سیاسی افتراق کے خلاف متحد ہو چکے تھے اقتدار کی سطح پر اُٹھا لیا تو اُن کے مقابلہ میں ہوا وہوس کی شدت پذیری نے اُن کے پُرانے رہنماؤں کی حُرّیت سوز روش میں تیزی پیدا کر دی۔ اُن شکست خوردہ اکابر نے جن میں تحریف شدہ مذہب کے مفاد پرست رہنما بھی شامل تھے۔

Marfat.com

انقلابی عوام کو اقتدار سے محروم کرنے کی خاطر بُت پرست قدامت پسندوں کے مذہبی۔ سیاسی اور اقتصادی رسُوخ کی سطح پر سازشیں کرنا شروع کردیں جن کو ربوبیّتِ باطلہ کی بیرونی طاقتوں کی طرف سے بھی ہر طرح کا زور پہنچنے لگ گیا۔ لیکن چونکہ ابرہہ کی شکست کے بعد خلوصؒ وفا کے عوامی اور عالمی اُبھار نے دنیا کی ہر قوم میں ہوا و ہوس کے سیاسی اقتدار کی جابرانہ حکمتِ عملی میں کسی قدر نرمی اور مصلحت کوشی پیدا کر دی تھی اور اُن میں سے اکثر نے ایلافِ قریش کے حلقۂ اثر میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے عرب کے ساتھ عہد و پیمان کے سفارتی تعلقات بھی قائم کر لیے تھے جو عرب کو اقوامِ عالم کی باہمی رقابتوں کے ناگوار اثر سے نجات دلانے میں کافی حد تک مؤثر ثابت ہوئے لہٰذا آلِ ابراہیمؑ کا با اقتدار خلوص ہوا و ہوس کی بیرونی طاقتوں سے متاثر کم اور اُن پر مؤثر زیادہ ہوتا تھا۔ تاہم ہوا و ہوس کی اندرونی قوّتوں کا عیّارانہ اور منافقانہ گٹھ جوڑ جس کے نمائشی انداز کو منافقت کی بیرونی ہوائیں بھی کسی قدر تازگی پہنچانے کا باعث بنتی تھیں خلوص و وفا کی با اقتدار سطح سے جاری ہونے والی انقلابی اصلاحات کا راستہ روکنے میں کافی حد تک مؤثر ہوتا تھا۔

Marfat.com

اسلام شناسی

آلِ ابراہیمؑ کی مخلصانہ قیادت نے اللہ تعالےٰ کی رحمانیت کے حق آموز احسان کی پناہ میں قوم کو امن کی حریت افروز انقلابی راہ پر گامزن نو بنا دیا اور غیر شعوری طور پر قرآن آموزی کے حکمت افروز اثر کی بے رنگ کیفیت اور موسمی انگیخت سے بھی متاثر کر دیا تھا اور پھر اقتدار پر بھی مسلط کر دیا مگر اُس راہ پر قائم رہنے کے لئے قدم ملا کر رکھنا اور اقتدار پر تسلّط بحال رکھنے کے لئے اعتقادی وحدت کو بحال رکھنا ضروری تھا اگر پوری قوم انقلاب کی راہ پر رواں ہو جاتی تو اللہ تعالےٰ کی رحمانیت کے نزول کا مقصد پورا ہو جاتا جس نے پوری قوم بلکہ پوری انسانیت کو ہی اپنے عافیت آموز سائے میں لے لیا تھا لیکن قوم کے اوہام آموز رہنماؤں، جاہ پرست دانش وروں اور زر پرست معیشت کاروں کی اکثریت نے اُس رحمت کو جو اُن کے استحصالی مفاد کو نقصان پہنچانے کا موجب بنی نہ صرف قبول ہی نہیں کیا بلکہ اس رحمت کی وصول کوشی کا عوامی راستہ روکنے میں بھی پورا پورا زور صرف کیا۔ اُن میں بہت ہی تھوڑے تھے جو اپنی گزشتہ بداعمالیوں پر پشیمان ہو کر انقلاب میں شامل ہوئے۔ اور کچھ

Marfat.com

ایسے بھی تھے جو آلِ ابراہیمؑ کی قیادت میں اس غرض سے اتحاد میں شامل ہوئے کہ اپنی منافقانہ چالبازیوں سے انقلاب کو ناکام بنانے کی کوششیں عمل میں لا سکیں اور اپنے عیارانہ مشوروں سے اقتدارِ قیادت میں خلل اندازی پیدا کریں۔ اس کے علاوہ آلِ ابراہیمؑ کے بعض اکابر کی مشرکانہ حکمتِ عملی کا رسمی اثر بھی باقی تھا جو ابرہہ کی شکست کے بعد ایک معقول حد تک مٹ بھی تو چکا تھا مگر اُن منافقوں کے عیارانہ رسُوخ میں تھوڑا بہت زور پیدا کرنے کا سبب بھی بنتا تھا۔ اور منافق اپنی مشرکانہ ارادیت کے مذہبی شعور سے عوامی سوچ بچار کے اوہام زدہ انداز کو ضرورت کی حد تک متاثر بھی کر سکتے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت کے عمومی نزول (رحمانیت) کی روشنی میں انقلابی تحریک کا رنگ مذہبی نہ تھا جبکہ مذہب اپنی اصل حقیقت سے محروم ہو کر بُت پرستی کا وحدت شکن رُوپ دھار چُکا تھا۔ اور مفاد پرست رہنماؤں کی مفادکاری کا آلۂ کار بنا ہوا تھا۔ اُس انقلاب کا محرک غربت اور افلاس کا عوامی احساس تھا۔ جو خلوص و وفا کے عوامی اُبھار اور اس کے نوخیز اثر میں مذہب کا لفظی رنگ لئے بغیر اللہ تعالےٰ کی رحمانیت سے انگیخت پذیر ہوتا اور مذہبی حقیقت کے معنوی انداز میں کام کرتا تھا۔ یا یوں سمجھنا چاہیئے کہ وہ انقلاب مذہب کی مشرکانہ اور استحصال پرور حیثیت کے خلاف مذہب کے توحید افروز حقیقی

Marfat.com

شعور کی از پسِ پردہ جنگ تھی جس کی کمان رحمانیت کے حق ساز ہاتھوں میں تھی۔
غصب و استحصال کے خلاف غربت اور افلاس کی وہ جنگ اسلامی انقلاب
کی مذہبی انگیخت کا بے رنگ اور ابتدائی مرحلہ تھا جس پر عوام کے دلوں میں اُن
کی عقیدت کے خلقی شعور کو جو مذاہب کے غیر اسلامی مصنوعی رنگ میں رنگا ہوا
تھا اسلام شناسی کے امری شعور سے منوّر بنانا اور اسلامی انقلاب کی تیاری
کے لیئے اُن کے نفوس کا تزکیہ عمل میں لانا رحمانیتِ باری تعالےٰ کا امری
مقصد تھا۔

الوہیّت حقّہ اور عبودیّتِ صادقہ کا امری وصال

عوام کے دلوں میں خلوص و وفا کے زرخیز اثر کو بسم اللہ کی امری حقیقت کے
کعبہ آسار اعجاز نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی معنویت کے امری سانچہ میں ڈھال تو دیا تھا
لیکن اس حقیقت کے انقلاب آفریں عملی شعور نے مذہبی حیثیت کا لفظی جامہ ابھی
زیبِ تن نہیں کیا تھا جو بعد میں قرآن پاک کی رُشد بیان صورت میں نزول فرما ہوا۔
اللہ تعالےٰ کی رحمت کے عمومی انداز (رحمانیت) نے عوام کے دِلوں میں
زندگی کے استحصالی نظام کے خلاف جس کی عیارانہ ترکیب انسانیت کو اس
کے امری اور خلقی حقوق سے محروم کرنے کا طبعی موجب بن چکی تھی اُن کے دبے

Marfat.com

ہوئے خاموش احتجاج کو عملی وضاحت میں لانے کی خاطر جرأت کا اتحاد آفرین شعور تو پیدا کر دیا اور عوام نے متحد ہو کر اس نظام کے اجارہ داروں اور محافظوں کے اثر و رسوخ کو ختم کرتے ہوئے اقتدار پر بھی قبضہ حاصل کر لیا اور نظامِ حیات کی منصفانہ ترکیب کے اسلامی آئین کی بنیاد بھی قائم کر دی مگر اس نظام کی انقلابی تعمیر کو تکمیل پر پہنچانے کی خاطر غصب و استحصال کی عیارانہ قوتوں کا خاتمہ عمل میں لانا ضروری تھا جو اس بنیاد کو اکھاڑنے کی غرض سے مقابلہ پر اتر آئی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے مذہب کے مشرکانہ شعور کی سطح پر غصب و استحصال کی مساوات شکن طاقتوں کے خلاف آلِ ابراہیمؑ کے عوام پر ور انقلابی اثر و رسوخ کو اپنی رحمت کے عمومی انداز کی پناہ میں تو لے ہی رکھا تھا جس سے ہر خاص و عام بغیر کسی قسم کی تمیز کے مستفید و مستفیض ہو سکتا اور ہو رہا تھا اب اللہ تعالےٰ نے اپنی عمومی رحمت کو رحمت کے اصل اور صحیح حق داروں کے لئے مختص کرنے کی خاطر اپنی رحمانیت سے رحیمیت کا کام لینا شروع کر دیا۔ اور اب شرفِ انسانیت کی وہ مقدس روح بھی جو ارادۂ احدیت کی تکوین افروز فضاؤں میں عکسِ صفات کے تحمید ساز سانچے میں ڈھلتی ہوئی ولایتِ محمدؐ کی ملکوت پناہ حیثیت سے عالمِ شہود کی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھی اپنے امری سفر کو مکمل کر لینے کے بعد جس

Marfat.com

کی آخری منزل غارِ حرا کی اسرار آموز پنہائیوں میں طے ہوئی منصہ شہود پر نبوتِ محمدؐ کی توحید افروز شان میں جلوہ فرما ہو گئی تھی۔ الوہیتِ حقہ کے ساتھ عبودیتِ صادقہ کا امری وصال عمل میں آکر ربوبیتِ باطلہ کے عالم گیر اندھیروں کو دور کرنے کا حتمی موجب بن گیا جس موجب نے انقلاب کے رحمانی شعور کی راہ پر آلِ ابراہیمؑ کی رحیمانہ قیادت کو کفر و شرک کی شیطانی طاقتوں پر غالب کرنے کی خاطر غصب و استحصال کی عیارانہ قوتوں کو ختم کر دیا۔

اسلامی انقلاب کا آغاز

جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے صداقت افروز جلال کی روشنی میں توحید پرستی کی اصل حقیقت جو نبوتِ ابراہیمیؑ کے انسانیت پناہ افق سے طلوع ہوئی اور پھر ہوا و ہوس کے اثر میں آلِ ابراہیمؑ کی خود فراموشی کے حق پوش اندھیروں میں اوجھل ہو گئی تھی اسلام کی عالم افروز شان میں دوبارہ ظہور فرما ہو گئی۔ غصب و استحصال کی جابر طاقتوں کے خلاف عوام کا وہ اتحاد جو اُن کی مجبوری اور مظلومی کے احساس پر بنا پذیر ہوا اور مکمل ہو کر اقتدار پر بھی مسلط ہو چکا تھا اسلام کی روشنی میں پختگی کی مذہبی سطح پر بلند ہو گیا۔ اس سطح پر پہنچ کر بعض ایسے لوگوں نے اس اتحاد سے علیحدگی اختیار کر لی جو محض غربت

Marfat.com

اور افلاس کے خود غرضانہ احساس سے وقتی طور پر اُس میں شامل ہو گئے تھے لیکن اُن کی تعداد بہت قلیل تھی۔ جن عوام کے دلوں میں الآ اللہ کی معنویت کے امری نفاذ نے خلوص و وفا کے اسلامی اثر میں انگیخت پیدا کر رکھی تھی اسلامی اتحاد سے اُن کی وابستگی اور بھی مستحکم ہو گئی۔ بعض ایسے لوگ بھی اسلام میں شامل ہو گئے جو اس وقت تک قبل از اسلام عوامی اتحاد میں شامل نہیں ہوئے تھے اور یا اس اتحاد کے مخالف تھے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امری قیادت میں اسلامی انقلاب کے نو خیز اثر نے عوامی اقتدار کو بھی مذہبی حقیقت کے اسلام ساز سانچے میں ڈھال دیا۔ اسلامی اقتدار کی جدید ترکیب سے بعض عناصر اسلام کا منکر ہونے کی وجہ سے علیحدہ ہو گئے یا علیحدہ کر دیے گئے۔ اور بعض با اثر و رسوخ عناصر کو جن کے گزشتہ کردار کا عملی شعور استحصالی تھا اسلام کو قبول کر لینے پر اُس ترکیب میں شامل کر لیا گیا۔

اسلامی انقلاب کی راہ پر حق و باطل کی پیکار میں اسلام کی فتحیابی

اسلامی اتحاد کی امن آفرین سطح پر پہنچ کر متحد عوام کے دلوں میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی معنوی حقیقت کا امری نفاذ عمل میں آچکا تھا جس سے اُن میں خلوص و وفا کی حکمت پذیری وحدت آفرینی کے

Marfat.com

امری شعور سے بہرہ ور ہو گئی۔ آں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحیمی کے حکمت آفرین شعور نے ہر ایک قبیلہ سے اُن افراد کو جن کی فکر و دانش نورِ حکمت سے منوّر ہو چکی تھی اسلامی اتحاد کی بلند سطح پر اُٹھا لیا۔ اُن کے خلاف ہوا و ہوس کے شیطانی اثر میں کفر و شرک کی کل طاقتیں بھی اکٹھی ہو چکی تھیں عبودیتِ حقّہ اور ربوبیتِ باطلہ کے درمیان حق و باطل کی پیکار کا آغاز عمل پذیر ہو چکا تھا۔ جناب محمد مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں الُوہیتِ حقّہ کی ظاہری، باطنی اور غیبی وہ کُل طاقتیں جو ادوارِ ماضیہ میں کفر و شرک کی شیطانی طاقتوں کو شکست دینے کا موجب بنتی رہیں جمع ہو چکی تھیں اور الُوہیتِ باطلہ کی شیطانی طاقتیں بھی جو انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں شکست کھاتی رہیں سب کی سب الُوہیتِ حقّہ کی شانِ رحیمی کے مقابلہ میں اکٹھی ہو گئیں۔ شانِ محمدؐ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امری قیادت میں الُوہیتِ حقّہ کے باطل شکن ظاہری، باطنی اور غیبی لشکر اسلام و کفر کی عالمی پیکار کے قومی میدان میں بدر و احد، احزاب و حنین۔ اور خندق و خیبر کے جہاد افروز اور ظفر آفرین مرحلوں سے گزرتے ہوئے اپنے انقلابی سفر کی اس منزل پر جا پہنچے جہاں جشنِ مسرت کے لاہوتی میزبان اُن کے فاتحانہ ورُود کا انتظار کر رہے تھے۔ آں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ رحیمی کے عسکری شعور نے الُوہیتِ باطلہ کی مذہبی

Marfat.com

اور سیاسی طاقتوں کو تو ختم کر دیا جو ابوجہل اور ابولہب کی صورت میں مقابلہ پر تھیں لیکن ابوسفیان نے اطاعت قبول کر لی جو اس کے اقتصادی اثر و رسوخ کا مظہر تھا۔ اُس نے اسلام قبول کر لیا جس سے اس کے کئی دوسرے ساتھیوں کو بھی امان مل گئی۔

دوست و دشمن کی تمیز کا اسلامی شعور

انسانی دنیا کے عین وسطی خطہ میں ملتِ ابراہیمیؑ کے اسلامی اقتدار کی مشعل جب روشن ہو گئی تو اس کی روشنی میں مسلمانوں کو دوست و دشمن میں تمیز کرنے کا صحیح شعور آ گیا۔ زندگی کے طویل اور تلخ تجربات کے بعد یہ حقیقت اُن کی عقیدت پر مسلط ہو گئی کہ انسانیت کا سب سے بڑا دوست اور خیر خواہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔ اس کا دوسرا دستگیر و مشکل کشا حقیقتِ ایمان کی وہ اعلےٰ و ارفع شان ہے جو آنحضورؐ کی یقین نواز قیادت میں رحیمیت کے اخوت ساز سانچے میں ڈھل چکی اور دشمنانِ دین کی جارحیت کے خلاف مدافعتی استعداد کی شجاعت انگیز علامت بن چکی ہو اور مسلمانوں کا تیسرا دوست وہ مومنِ صادق ہے جس کا اخلاقی کردار کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی امری حقیقت کا عملی مظہر بن چکا ہو، اپنے

Marfat.com

اِن بڑے دوستوں اور خیر خواہوں کے جاننے اور ماننے والے آپس میں بھی سب ایک دوسرے کے دوست اور خیر خواہ ہوتے ہیں۔ مسلمانوں میں اس حقیقت کی شناخت بھی پیدا ہوگئی کہ اُن کا سب سے بڑا دشمن صفاتِ الٰہیہ کے ملکوت پناہ دربار سے بار بار راندہ ہؤا وہ مردُود موثرّہ ہے جو ارادۂ تکوین کی منفی اثر پذیری کا ملعون عنصر ابلیس نام سے موسوم اور حیاتِ انسانی کا پیشہ ور تذلیل کار شیطان نام سے مشہور ہے۔ اور یہ بھی کہ انسان کا دوسرا بڑا دشمن ہؤا و ہوس کا وہ فطری خاصّہ ہے جو نفسِ انسانی کی طبعی ترکیب میں خلوص و وفا کے متضاد عنصر کی حیثیت سے شیطان کی وسواس انگیزی کے عیّارانہ اثر کو قبول کرتے ہوئے خلوص و وفا کی امن پروری کے خلاف انسان کو بدامنی اور فساد میں مبتلا کرتا ہے۔ اب وہ انسانیت کے تیسرے دشمن کی شناخت سے بھی بہرہ ور ہو چکے تھے جو صورت میں تو انسان ہی ہوتا ہے مگر ہوا و ہوس کے خلوص شکن جذبہ کی وساطت سے شیطان اُس کے دل و دماغ پر مسلط ہو چکا ہوتا ہے۔ ایسے انسان زندگی کی ہر سطح اور ہر شعبے میں ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ ایسے ہی انسانوں کا باطل آفرین عیّارانہ تدبّر ربوبیتِ باطلہ کے عبودیت شکن سایے میں غصب و استحصال کی چھوٹی بڑی ہر حیثیت کی عدل سوز طاقت کو برقراری بخشتا ہے۔

Marfat.com

تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کا امری شعور

ہوا و ہوس کے اثر میں انسان کی خلقی ارادت بڑے بڑے مفید کام بھی سرانجام دیتی ہے اور اُن کے نتائج سے بہرہ ور بھی ہوتی ہے مگر یہ صورت اسی وقت تک قائم رہ سکتی ہے جب تک کہ اس کی عبودیت کے موہوم شعور کو ربوبیتِ باطلہ کی رسمی مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ ربوبیتِ باطلہ کی موہوم بندہ پروری کا تشکک پذیر شعور اس کی مصنوعی ارادیت کے ہر فعل کی تائید میں ہو اور ہر کام کا نتیجہ بھی اس کے حق میں مفید ہی ہو۔ ایسی صورتِ حال میں انسان کو بعض اوقات ناکام بھی ہونا پڑتا ہے۔ اگر کوئی بڑی ناکامی اس کے دل پر پریشانی کی ناقابلِ برداشت ضرب بن کر آگرے تو اس کی عقیدت کے خلقی شعور کا رشتہ اس کی مصنوعی ارادیت سے منقطع ہو جاتا ہے۔ اگر اس کی پریشانی اس کے دل میں خلوص و وفا کے جذبہ کو اُبھار دے تو وہ اپنی ناکام کارکردگی یا اس کارکردگی کے غیر معقول اور غیر واجب صدور پر پشیمان ہو کر اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے محض جو ہی انسان کا حقیقی معبود ہے اور محض جس کے ہی ذاتی صفات کا ظلی اثر الوہیتِ حقّہ کا کائنات گیر سایہ ہے۔ اس کے دل میں رجوع الی اللہ پیدا ہو کر اس

Marfat.com

کی عقیدت کے خلقی شعور کو عقیدت کے امری انداز کی سطح پر اُٹھا لیتی ہے اور خلوص و وفا کے اثر میں وہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں سونپ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں اس کو نئی زندگی مل جاتی ہے۔ اس کی عقیدت کے خلقی شعور پر استعاذہ اور امری شعور پر بسم اللہ کی معنویت نقش ہو جاتی ہے جس سے اس کے قلب کا تصفیہ اور اس کے نفس کا تزکیہ عمل میں آنا شروع ہو جاتا ہے۔ نفس و قلب کی طہارت کے ساتھ ہی ساتھ اس کے اخلاقی کردار میں صفا پذیری کا شعور بھی پیدا ہو جاتا ہے جس سے کسب و معاش کی علمی اور فنی جانب پر اس کی عقیدت کا خلقی شعور کارہائے عظیم کی سرانجام دہی عمل میں لانے لگ جاتا ہے۔ اس کے اخلاق کا تعمیری کردار معاشرہ میں اس کے مجلسی وقار کو بلند کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔ اس کا وقار شرفِ انسانی کی بلند سطح پر پہنچ کر دوسرے نفوس کو متاثر کرنے کا باعث بھی بنتا ہے۔

انسانی عقیدت کے امری شعور کی روشنی میں تو مذہب کی اصل حقیقت وضاحت میں آکر پوری قوم کو ہی خیر و برکت کی بلند سطح پر پہنچا دیتی ہے لیکن انحطاط کے دوران میں مذہب کے سیاسی اور سیاست کے قومی اقتدار کی منزلوں پر بھی ایسے انسان پیدا ہوتے رہتے ہیں جن کی عقیدت کا خلقی شعور عقیدت کے امری شعور سے متاثر ہو کر اُن کے نفوس کا تزکیہ اور تسویہ عمل میں

Marfat.com

لانے کا موجب بنتا اور انسانی معاشرہ کے لئے تہذیب و تمدن کے نئے نئے جہاں زیب اور عالم آرا سانچوں کی ایجاد عمل میں لاتا ہے۔ دنیا کی کئی دیگر قومیں بھی اپنی زندگی کو اُن سانچوں میں ڈھالتی اور اپنی عمروں میں اضافہ پیدا کرتی ہیں۔ ادوارِ ماضیہ میں یونان۔ ایران۔ چین۔ بابل۔ ہند۔ مصر۔ روم۔ موہنجوداڑ اور بغداد سے انسانی تہذیب کی عالم افروز وہ مشعلیں روشن ہوئیں جن کے علمی اور فنی آثار آج بھی انسانی افکار کی نشو و نما کا اہم مواد ثابت ہو رہے ہیں۔ اُن مشعلوں کو ایسے ہی عظیم انسانوں نے روشن کیا تھا جن کی علمی، فنی، عسکری اور اخلاقی عظمت اُن کی ناکامیوں اور محرومیوں کے بعد اُن کے نفوس کی امری طہارت کے افق سے طلوع ہوئی تھی اور جب حیاتِ انسانی پر انحطاط کی تمدّن پوش ظلمت کا ورُود شروع ہو گیا تو وہ سب مشعلیں بھی بجھنا شروع ہو گئیں اور آخر کار دنیا پر جہل و شر کا عالم گیر اندھیرا چھا گیا جس میں انسانی عبودیت کا اخلاقی تعلق معبودِ حقیقی سے منقطع ہو کر بد امنی اور فساد کی جہاں سوز تخلیق کا باعث بن گیا۔ اور پھر جب بد امنی اور فساد کی ماری ہوئی مجبور انسانیت کی فریاد اللہ تعالےٰ کے حضور جا پہنچی تو اس کو جہل و شر کی ستم آرا ظلمتوں سے نجات دلانے کے لئے حیاتِ انسانی کی طہارت کا عمل میں لایا

جانا امری طور پر مقدر ہو گیا۔

عبودیّتِ صادقہ کا امری اور الوہیّتِ حقّہ کا خلقی مظہر شانِ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اہلِ عرب کے اجتماعی نفس کی طہارت جس نفسِ عظیم کی انسانیت افروز ہدایت کی روشنی میں عمل پذیر ہوئی وہ شرفِ انسانی کی کُل خوبیوں سے مشرف تھا جن کی امری نسبت صفاتِ باری تعالےٰ کی کائنات آفرین احدیت سے ہے۔ وہ مقدّس نفس آئینۂ صفات سے اُن خوبیوں کا عکسی مظہر اور امرِ تکوین کا مخاطبِ اوّل ہے۔ تکوینِ کائنات کی پُراسرار فضاؤں میں ہر شئے اور ہر وجود کے عالمِ شہود میں پہنچنے کی راہ طریقِ تخلیق کی عدم پوشی کا آئینی امتحان ہوتا ہے لیکن اُس پاک نفس کا اشرف الخلائق وجود تخلیق کے امری راستہ پر تحمید کی کون افروزی کے بطون آسا مراتب سے گزرتا ہوا عالمِ ناسوت میں ورُود فرما ہوا۔ اسی واسطے وہ عظیم رُوح محمدؐ کے پاک نام سے موسوم ہوئی۔ آپ کی محمدؐ اور مقدس رُوح نے اپنے امری سفر کے دوران عالمِ ارواح اور عالمِ امثال کو بھی متاثر کیا اور عالمِ ناسوت میں پہنچ کر مادرِ مکرمہ کے بطنِ پاک کی طہارت آفرین پنہائیوں سے ہی قرطاسِ شہود پر کئی معجزات کی نقش کاری بھی فرمائی۔ اصحاب الفیل کی شکست

Marfat.com

بھی اسی مقدس رُوح کے امری اور حقیقتِ بسم اللہ کے معنوی اثر کا اعجاز تھا جن ہر دو اثر کا مقصد ایک ہی تھا بلکہ وقت کی ایک ہی ضرورت کو پُورا کرنے کی خاطر دو صورتوں میں نازل شدہ وہ ایک ہی اثر تھا جو عالمِ بالا کے ایک ہی مقام سے نزول فرما ہُوا۔ عالمِ شہود میں ظہور فرما ہو کر چالیس برس تک انسانی افکار کے انقلابی اُبھار کو غارِ حرُا سے متاثر کیا۔ اس کے بعد آپ کی نبوت کے رحیمانہ شعور نے سیاسی انقلاب کو کامیابی کے اسلامی انداز کی سطح پر پہنچا کر اپنی قوم کے اجتماعی نفس و قلب کی طہارت کو مکمل کر دیا۔ آپ کی آسمانی قیادت میں عرب معاشرہ ایک ہی جسم کی صورت میں متحد و منظم ہو گیا جس کے اعضاء کی اسلامی ترکیب میں آپ کے بعض مخلص ساتھیوں کو قلب کی اور بعض کو دماغ کی حیثیت حاصل تھی بعض کو صدر و بازو کا اور بعض کو دست و پا کا درجہ حاصل تھا۔ اور بعض کو اس جسم کے دیگر اعضاء کی حیثیت نصیب ہوئی۔ صدق و صفا کی کچھ روحوں کو جو آں حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی امری محبت میں نزول فرما ہوئیں عرب کے اجتماعی قلب میں عقیدت کے امری شعور کا مقام حاصل ہوا۔ اور یوں تو نفس و قلب کی طہارت عمل میں آجانے کے بعد اسلامی عرب کا پورا وجود ہی بسم اللہ کی امری حقیقت کا عملی مظہر بن چکا تھا لیکن صدق و صفا کی بعض مؤثر ترین روحوں کو بسم اللہ کی معنویت کے امری اثر کا مظہر گردانا گیا ہے

Marfat.com

جن کی محبت عقیدت کے امری شعور سے واصل بنانے کا لازمی اور انسانیت کے اسلامی وجود میں عبد و معبود کے طبعی رشتہ کی بحالی اور برقراری کا ایثار آفرین موجب ہے۔

رحمۃ للعالمین

جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس عالمین کے لئے رحمت ہے۔ آپ کی نبوّت کا مقصد دنیا کی ہر قوم اور ہر قوم کے ہر فرد کو جہل و شر کے پُر آشوب حالات کی پریشان کن صورت سے نجات دلانا اور اُن سب کو الوہیتِ باطلہ کے حلقۂ اثر سے نکال کر اُن کی زندگی کو اسلام کی توحید افروز روشنی سے منور بنانا تھا۔ اقوامِ عالم کے مجبور اور ستم رسیدہ عوام کے دلوں میں خلوص و وفا کی انگیخت بھی دنیا میں ہر جگہ عمل میں آ چکی تھی لہٰذا اُن کے اجتماعی نفوس اہلِ حجاز کے عظیم اسلامی انقلاب کی کامیابی سے کافی حد تک متاثر ہو چکے تھے۔ اقوامِ عالم میں مرکزی حیثیت کے حامل ہونے اور امم عالم میں امتِ وسطیٰ کے اسلام آموز منصب پر فائز ہونے کی وجہ سے اہلِ عرب پر اب یہ ذمہ داری بھی امری طور پر عاید ہو چکی تھی کہ وہ اقوامِ عالم کے اجتماعی نفوس کا تزکیہ عمل میں لانے کے لئے تیار ہو جائیں اور جن کے قلوب کا تصفیہ عمل میں نہ آ سکتا ہو اُن کے نفوس کا تسویہ عمل میں لانے کا قصد جاری کریں۔ اور حیاتِ انسانی کو جہل و شر کی پیدا

Marfat.com

کردہ مشکلات سے نجات دلانے کی جد وجہد کا آغاز کر دیں۔ جن لوگوں کے فکر وفہم میں اسلام شناسی کی استعداد اور اسلام پذیری کی موزونیت پیدا ہو چکی تھی اُن کو اسلام کا پیغام پہنچانا اور اُن کے مذہبی رجحانات و میلانات کو اسلام کی روشنی سے منوّر کرنا امتِ وسطےٰ کا فرض قرار پا چکا تھا۔

اسلام کے قومی انقلاب کے دوران آلِ ابراہیمؑ کے عزائمِ انقلاب کی اسلامی حکمت کی روشنی سے عملی طور پر منوّر ہو چکے تھے۔ بسم اللہ کی معنوی حقیقت نے اُن کی عقیدت کے امری شعور کو روشنی بخشی اور اُن کے دلوں میں محرومیوں کے احساس کو جو اکابرِ قوم کے استحصالی کردار کے خلاف پہلے سے پیدا ہو چکا تھا عزمِ اتحاد کی عملی صورت عطا کی۔ اللہ تعالےٰ کی رحمانیت نے اُن کو غصب و استحصال کی مساوات کش اور اخوت سوز قوتوں کے خلاف اتحاد کی انقلابی راہ پر گامزن بنایا اور اُن قوتوں کی شکست کے بعد انقلابیوں کو اقتدار پر مسلّط کیا۔ اور پھر اُس ذاتِ اقدس کی رحیمیت نے نبوتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امری اور عبدیتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجازی روپ دھار کر اُن کے اقتدار کو نورِ اسلام سے منوّر کر دیا۔ اور اب اہلِ عرب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے امری مفہوم کا خلقی مظہر بن چکے تھے۔ قومی انقلاب کے دوران اُن کو اپنے اندرونی مخالفوں کا مقابلہ پیش آیا تھا اور اب اسلام کے

Marfat.com

عالمی انقلاب میں اُن کو جہل و شر کی باساز و سامان بیرونی طاقتوں کا سامنا درپیش تھا۔ لیکن زندگی کے عالمی اسلوب کو اسلام کے امن آفریں سانچے میں ڈھالنے کا فرض بھی ہر مسلمان کے احساس میں تھا۔ مسلمان یہ تو چاہتے تھے کہ دنیا میں مجبور اقوام اور ستم رسیدہ عوام کو انصاف ملے۔ اُن کے جان و مال کا استحصال ختم ہو۔ اُن کو امن و آزادی نصیب ہو۔ اُن کی عزت و آبرو محفوظ ہو۔ کوئی کسی پر جبر نہ کرے کوئی کسی کا حق نہ مارے۔ کوئی کسی کو غلام نہ بنائے۔ کوئی کسی کو قتل نہ کرے۔ دنیا سے ہر قسم کے جھگڑے اور فساد ختم ہوں۔ انسان انسان کو انسان سمجھے۔ انسان انسان سے محبت کرے۔ انسان انسان کا احترام کرے۔ انسانوں میں اخوت اور مساوات قائم ہو۔ کوئی قوم دوسری پر جبر و تعدّی نہ کرے اور کوئی قوم کسی قوم کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دے۔ چھوٹی بڑی کُل قوموں کی آزادی کو مساوی درجہ حاصل ہو اور اسی طرح سب انسانوں کو بھی برابر سمجھا جائے۔ مگر وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ امنِ عالم کے اسلامی مقاصد کو پُورا کرنے کی خاطر طاقت کا استعمال کیا جائے۔ وہ جان چکے تھے کہ دنیا کے ہر ملک میں مجبور اور مظلوم عوام اپنی مجبوریوں سے بہت تنگ آ چکے ہیں۔ اور اب جور و ستم کی انسانیت کُش طاقتوں کے خلاف اُن کی فریاد اللہ تعالےٰ کے حضور بھی پہنچ چکی ہے۔ اُن کی فریادرسی عمل میں

Marfat.com

لانا اور اُن کو اُن کے مشکلات و مصائب سے نجات دلانا مسلمانوں کا فرض قرار پا چکا تھا۔ لیکن وہ اپنے اس فرض کو پُورا کرنے کی خاطر کسی ملک یا قوم پر چڑھائی کرنا بہت بڑا اسلامی جرم سمجھتے تھے۔ بیرونِ عرب مخالف طاقتوں کے معاندانہ عزائم پر بھی اُن کی نظر تھی جو عرب کے اسلامی انقلاب کی عالم گیر تاثر انگیزی سے چوکس ہو چکی تھیں۔ ایلافِ قریش کے اخلاقی شعور نے بیرونِ عرب کئی قوموں اور قبیلوں سے صلح و آشتی کا پیمان بھی تو قائم کر رکھا تھا مگر اہلِ اسلام کا اقتدار قائم ہو جانے کے بعد اُن قوموں میں سے کئی ایک کو جن کے جابرانہ اقتدار سے اُن کے اپنے عوام تنگ آ چکے تھے اسلام کی طرف سے خطرہ محسوس ہونے لگ گیا تھا۔ اسلام کے خلاف اُن میں در پردہ سازشیں بھی شروع ہو گئی تھیں۔ اہلِ عرب اُن سازشوں سے با خبر تھے۔ انہوں نے اپنی مدافعتی طاقت کو اسلامی حکمت کے عسکری سانچے میں ڈھالنا اور اپنے انقلابی عزائم کے گزشتہ سفر کی تھکان کو رفع کرنے کی خاطر اسلامی اتحاد کی ذہنی اور فکری خامیوں کو دُور کرنا شروع کر دیا۔

دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کو تو اسلام کا پیغام پہنچایا ہی جا چکا تھا۔ فتح مکہ کے بعد اب دنیا کے عوام بھی اس پیغام سے متاثر ہونا شروع ہو گئے۔ اور دُور دُور تک اسلام کا چرچا ہونے لگ گیا۔ اسلام کے مبلغ دنیا

Marfat.com

ہیں چاروں طرف پہنچنا شروع ہو گئے۔ بیرونِ عرب عوام کی اسلام پذیری نے بعض جگہ پر حکمرانوں کو بھی منفی یا مثبت طور پر متاثر کرنا شروع کر دیا جن حاکموں پر اسلام کا اثر منفی طور پر ہوا انہوں نے اپنے اپنے ملک میں اسلام کو پسند کرنے والے عوام کو دبانا اور تنگ کرنا شروع کر دیا۔ اُن عوام پر حاکموں کے دباؤ کا مقصد وہی تھا جس سے مکّہ معظمہ پر اصحاب الفیل کا حملہ عمل میں آچکا تھا۔ اُن دونو صورتوں میں اہلِ باطل کا مقصد اسلام کی حق آفرین رُوح کو اس کی عملی انگیخت سے پیشتر ہی ختم کر دینا تھا۔ اصحاب الفیل کے حملہ کو جس طاقت نے بے اثر اور اکارت کیا وہ بسم اللہ کی معنوی حقیقت کا امری اعجاز تھا اور اب دنیا کے اسلام پسند عوام کی فریاد کو پہنچنا اور اُن کی دادخواہ ارادیت کو حکّام کے جور و جبر سے رہائی دلانا بھی بسم اللہ ہی کی امری حقیقت کا کام تھا جس نے اب اہلِ عرب کے انقلابی عزائم کی اسلام افروز صورت اختیار کر رکھی تھی۔ لیکن جب تک دشمن کی طرف سے جارحیت کا آغاز عمل میں نہ آجائے اُس کے خلاف فوج کشی کرنا اسلام میں ہرگز جائز نہ تھا۔ تاہم مدافعتی جنگ کے لئے مسلمانوں کی انقلابی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔ اُن کے اسلامی جذبات و احساسات کی انقلابی انگیخت الوہیتِ حقّہ کی اُن کُل خوبیوں کے امری شعور کی روشنی سے منوّر ہو چکی تھی جن کی دوامی کون آرائی کا ازلی

Marfat.com

اسلوب جہاں پروری کا کائنات گیر موجب ہے۔ اُن کے انقلابی عزائم کا اسلامی شعور اللہ تعالےٰ کی رحمت کے عمومی اور خصوصی اندازِ نوازش سے پختگی تو پہلے سے ہی حاصل کر چکا تھا اب اُن کو میزانِ عدل کا عالم گیر قیام عمل میں لانے کی مہم درپیش تھی جس کے لئے اس شعور کو تائیدِ الٰہی کا انتظار تھا۔ جب عرب کی سرحدوں پر اسلام کے دشمنوں نے جارحانہ نقل و حرکت کا آغاز کر دیا تو مسلمانوں کے دلوں میں عقیدت کے خلقی شعور پر قرآن پاک کی امری حقیقت کے حکمت آموز معارف کا باب وا ہو گیا۔ اسلام کے قومی انقلاب کے دوران وہ حقیقت اُن کے قوائے عزم و عمل کو طہارتِ حیات کے مجاہد ساز سانچے میں ڈال چکی تھی اور اُن کی عقیدت کا امری شعور بھی حقیقتِ قرآن کی حکمت افروز روشنی سے منور ہو چکا تھا۔ لیکن عقیدت کے خلقی شعور پر وہ روشنی وقتی مناسبت کے ساتھ ساتھ عین ضرورت کے پیدا ہونے پر نزول فرما ہوتی ہے۔ قبل از نزولِ وحی اصحاب الفیل کی شکست کا وقوع بسم اللہ کی امری معنویت کے حقیقت آموز انداز میں حقیقتِ قرآن ہی کا کفر شکن معجزہ تھا۔ اور پھر اسلام کے قومی انقلاب کے دوران آں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قلبِ مطہر پر وہ حقیقت وقتی ضرورت کے ساتھ بطریقِ وحی نزول فرما ہوئی۔ اس حقیقت کے معنوی اسرار کی لفظی

Marfat.com

تصویرِ قرآنِ حکیم کی مکتوب شکل میں مسلمانوں کے پاس موجود چلی آتی ہے۔ سورۂ فاتحہ
قرآنِ پاک کے خزینۂ معارف کی اسرار کشاء کلید ہے۔ عرب کے نواحی علاقوں میں
دشمنانِ اسلام کی جارحانہ نقل و حرکت نے جب مسلمانوں کی اسلامی عقیدت کے خلقی
شعور کو استعاذہ کے امری احساس کی قرآن آموز انگیخت سے متاثر کر دیا
تو اُن کے امن آفرین انقلابی عزائم کو تائیدِ الٰہی کے غیبی ہتھیاروں سے مسلح
کرنے کی خاطر حقیقتِ قرآن کے امری اسلحہ خانہ کی درکشائی ضروری ہو گئی
جس کے لئے اُن کی عقیدت کے امری شعور کی راست گو زبان پر سورۂ فاتحہ
کی تلاوت کا عملی اعادہ شروع ہو گیا جو تلاوت پہلے قومی انقلاب کے دوران
بھی عمل میں آ چکی تھی۔

---

download app
"Quran for all"
and listen
"Taleem-ul-Quran 2005"

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين ۝
الرحمن الرحيم ۝ ملك يوم
الدين ۝ اياك نعبد و
اياك نستعين ۝ اهدنا الصراط
المستقيم ۝ صراط الذين
انعمت عليهم ۝ غير المغضوب
عليهم ولا الضالين ۝

Marfat.com

Marfat.com

سورۂ فاتحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا ہی مہربان رحم والا ہے

عقیدت کے خلقی شعور پر الوہیتِ باطلہ کا موہوم تسلط عمل میں آنے کے ساتھ ساتھ انسانی عبودیت کی اخلاقی صحت گرتی تو جاتی ہے۔ مگر زندگی سے محروم نہیں ہوتی۔ اور جب الوہیتِ باطلہ کی انسانیت سوز طاقتیں مذہبی عقیدت کے امری شعور پر حملہ آور ہوتی ہیں تو عبودیت کو موت کا خطرہ لاحق ہوجاتا ہے۔ اس کو موت سے بچانے اور مذہب کی حقیقی روح سے اس کو ازسرِ نو زندگی بخشنے کی خاطر الوہیتِ حقہ کا جبروتی آئین احدیت، صفات کے ذاتی اسم کی معنویت کے لاہوتی اسرار کی شر شکن ضرب سے الوہیتِ باطلہ کے بھرم کی موہوم طاقت کو توڑ دیتا ہے جس سے حیاتِ انسانی کی امن پذیر سطح پر انقلاب کا آغاز عمل میں آجاتا ہے۔ ابرہہ کی شکست کے بعد بسم اللہ کی توحید افروز معنویت نے قریشِ مکہ کی مذہبی عقیدت کو وحدانیت کے نور سے منور کردیا۔ اللہ تعالےٰ کی رحمانیت نے عوام کے دلوں میں

Marfat.com

الفت اور اُن کے فکر و فہم میں حکمت کو ابھار دیا جس سے اُن کے مختلف اور منتشر قبائل میں ایلاف کا وحدت آفرین شعور بیدار ہو گیا اور وہ خوف وجوع میں مبتلا کرنے والے زندگی کے استحصالی نظام کے خلاف متحد ہو گئے۔ اُن کے انقلابی اتحاد نے اُن کو اقتدار کی سطح پر بلند کر دیا اور ربِ کعبہ کی ربیبیت نے خوف و جوع سے نجات دلاتے ہوئے اُن کے انقلابی اقتدار کو اسلام کے امن ساز سانچے میں ڈھال دیا جس سے اہلِ عرب کی عملی زندگی بسم اللّٰہ کی قرآن آموز حقیقت کا خلقی مظہر بن گئی۔

عرب کے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد مسلمانوں کی فکر و دانش کا عقلی شعور الوہیتِ موہومہ کے پھیلائے ہوئے جہل و شر کے حق پوش اندھیروں سے نکل کر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آسمانی قیادت میں نورِ ہدایت کی انسانیت افروز روشنی سے منور ہو چکا تھا۔ زندگی کے اعتقادی، فکری، علمی اور عملی اسلوب کی ہر اعلیٰ و ادنیٰ سطح پر ہوا و ہوس کی حق سوز اور عدل کش طاقتوں کا وہ کامیاب مقابلہ کر چکے تھے اور اُن کو ختم کر دینے کے بعد الوہیتِ باطلہ کے اثر و رسوخ کو عدم رسید کر چکے تھے جو ہی اس کی اصل حقیقت ہے۔ حق و باطل کی پیکار کے حربی راستہ پر جان نثاری کی جہاد آموز منزلیں اور سرفروشی کے شجاعت آزما مرحلے طے کر لینے کے بعد وہ

Marfat.com

الوہیتِ حقّہ کی عرفان آموز وادیوں میں آباد ہو چکے تھے جہاں عقیدت کا خلقی شعور اوہام و ظنون کی غیر شعوری اور غیر محسوس آلودگیوں سے پاک ہو کر عقیدت کے امری شعور میں جذب ہو جاتا اور عبودیتِ صادقہ الوہیتِ حقّہ سے واصل ہو جاتی ہے۔ الوہیتِ باطلہ کے اثر میں تو عبودیت مجبور اور محکوم ہوتی ہے لیکن الوہیتِ حقّہ کا وصال اس کو آزادانہ اختیار کے امری شعور کی سطح پر اُٹھا لیتا ہے جہاں انسان کا عزم و عمل اُس کی عقیدت کے امری شعور سے حرکت پذیر ہوتا ہے۔ جب مسلمان الوہیت و عبودیت کے حق افروز وصال کی قرآن آموز فضاؤں میں بس گئے تو اُن پر اس حقیقت کا منکشف ہونا قدرتی تھا کہ بسم اللہ کی معنویت کا امری اسلوب جس نے اُن کی عبودیت کے اجتماعی شعور کو الوہیتِ حقّہ کی جہاں افروز مشعل سے منوّر کیا اور انسانی آزادی کی حقیقی سطح پر بلند کر دیا ہے ارادۂ تکوین کا ازلی موثرہ اور تخلیقِ کائنات کا ابدی آئین ہے۔ اور نظامِ تخلیق کے اس اٹل آئین کی حسن افروز ترکیب کا محبت انگیز جمال شہودِ صفات کا فکار ریز آئینہ ہے۔ اسرارِ قرآن سے بھرپور بسم اللہ کی معنویت کے فطرت گیر نفاذ کا مرتّل انداز محض ایسے اُن قلوب ہی میں احساس نشین ہوتا ہے جو ہوا و ہوس کے چھوٹے بڑے ہر ہیئت اور ہر نوعیت اور ہر حیثیت کے نجس اثرات کی آلائش سے کُلّی طور پر پاک ہو

Marfat.com

چکے ہوں۔ اُن طہارت یافتہ قلوب میں خلوص و وفا کا حق پذیر جذبہ عقیدت کے خلقی شعور کو فکر و فہم کے ظنی انداز کی سطح سے اُوپر اُٹھاتے ہوئے بصیرت کو ادراک کے یقین افروز ماحول میں پہنچانے کی تدریج وار قابلیت سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔ انسانی عقیدت کا خلقی شعور بصیرت کے یقین رسا ادراک کی سطح پر بلند ہو کر جب انسان کو توبہ کے دروازے پر پہنچا دیتا ہے تو اس کے قلب پر استعاذہ کی عملی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور قوائے حس و جذب عالمِ موہومات سے منقطع ہو کر استعاذہ کی سکوت آفرین اور تحیّر انگیز کیفیت میں فنا ہو جاتے ہیں اور انسان کی نظرِ عبودیت عقیدت کے امری شعور کی غیر محسوس رہنمائی میں بسم اللّٰہ کی اسرار کشا معنویت کے کائنات گیر ماحول کی بلند ترین فضاؤں میں پہنچ جاتی ہے جہاں قادرِ مطلق کا ذاتی اسم جو اس کے صفات کی ازل افروزی کا ابد پرور نقطہ ہے اور جو اس کے ارادہ کی تکوین کاری کا فکاں افروز نشان ہے قلبِ انسانی میں عقیدت نشین ہو جاتا ہے۔

اسلامی اِنقلاب کے کامیاب تجربہ نے جو اہلِ عرب کے اجتماعی نفس و قلب کی تطہیر کا باعث بنا اہلِ اسلام کو اس حقیقت سے آگاہ کر دیا کہ نظامِ کائنات میں فعلِ تکوین کا ہر لمحہ اُس نظام کے امری آئین کی خلقی ترکیب کا مؤقّت اختتام بھی ہے اور اس کی امری ترکیب کے جدید نفاذ کا امکانی آغاز بھی ہے

Marfat.com

تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس کی تکمیل پر انسان کے اس اعتقاد میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے کہ اسمِ ذات کے صفاتی جوہر کی محبت نوازی نے رحمت رسانی کے عمومی انداز کی حیثیت اختیار کرتے ہوئے جس انداز کی کون افروز نسبت سے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس اسمِ رحمان سے موسوم ہے اس لمحہ کو عدم و وجود کی پیکار کے خلقی شہود کی سطح پر قیامِ عدل کی آئینی علامت قرار دے رکھا ہے اور رحمت رسانی کے خصوصی انداز میں جس کی عدل آفریں نسبت سے ذاتِ اقدس کا اسم رحیم ہے وہ لمحہ وصولیٔ رحمت کے صحیح استحقاق کا تعین عمل میں لا رہا ہے۔

اسلامی انقلاب کی قومی مہم کے کامیاب ہو جانے کے بعد اہلِ عرب نہ صرف بسم اللہ کی معنویت کے امری شعور اور اس کے خلقی اسلوب سے واقف ہو چکے تھے بلکہ جیسا کہ اوپر بھی بیان کیا جا چکا ہے اُن کا قومی تشخص بسم اللہ کی معنویت کا عملی مظہر بن چکا تھا۔ اُن کے دل میں یہ حقیقت ذہن نشین ہو چکی تھی کہ کسی بھی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی مہم کا آغاز اگر بسم اللہ کی حقیقت کے عزم افروز ماحول میں عمل پذیر ہوتا ہو تو اس مہم کی کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ اسلامی حیثیت کا کوئی بھی چھوٹا بڑا کام یا مقصد پورا نہیں ہو سکتا جس کا آغاز بسم اللہ کے معنوی شعور کی روشنی میں عمل پذیر نہ ہوا ہو

Marfat.com

کسی بھی کام کو بسم اللہ کی تلاوت سے شروع کرنا اہلِ اسلام کے مذہبی اعتقاد میں داخل ہے۔ زندگی کے کسی بھی مقصد کے لئے حالات کی صورت میں مناسبت پیدا ہو جائے تو انسان کا عزم قدرتی طور پر بسم اللہ کی امری تلاوت پر مجبور ہو جاتا ہے اور پھر عمل کے دوران اس کے فکر و عمل کی قوتوں کو اللہ تعالےٰ کی رحمانیت کا سہارا میسر رہتا ہے۔ اس کے بعد رحیمیت کی امری رہبری میں کامیابی کا حصول یقینی ہو جاتا ہے۔

عرب میں قومی انقلاب کی ابتدا بسم اللہ کی امری حقیقت کے اعجاز آفرین ماحول میں ہوئی۔ عمل کے دوران مخالفوں کے مقابلہ میں رحمانیتِ حق تعالےٰ نے حکمت آموزی فرمائی اور کامیابی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آسمانی قیادت کے رحیمانہ شعور سے نصیب ہوئی۔ اسلام کے عالمی انقلاب کا آغاز امتِ وسطےٰ کے امن آفرین عزم سے ہوا جو بسم اللہ کی قرآن آموز حقیقت کا خلقی مظہر تھا۔ قومی انقلاب کے دوران اپنی ہی قوم کے افراد و قبائل مخالفت پر تھے لیکن عالمی انقلاب کے دوران جہل و شر کی عالمی طاقتیں مقابلہ پر تھیں عمل کے دوران رحمانیت کا سایہ سر پر رہا اور کامیابی ختمِ نبوت کی رحیمانہ دستگیری سے عمل میں آئی۔ عالمی انقلاب کی کامیابی کے بعد دنیا کے مخلص عوام کے دلوں میں یہ حقیقت روشن ہو گئی کہ وہ کل خوبیاں جو عالم پروری کے

Marfat.com

کائنات گیر انداز میں اپنا کام کر رہی اور حق پرستوں کی تعریف وستائش کے لائق ہیں صرف اسی ایک ذات سے متعلق ہیں جو ہی محض حقیقی معبود اور کل جہانوں کا پروردگار ہے اور چارہ ساز ہے۔ اسی وحدہٗ لاشریک کا اسمِ پاک کسی بھی چھوٹی یا بڑی کائنات کی تخلیق کا ازلی موجب اور اس کے خاتمہ کا ابدی باعث ہے اس کائنات کے نظام کی ابتدا اسمِ ذات کی تکوین انگیز برکت سے۔ اس کا نفاذ رحمانیت کے فکاں افروز سائے میں اور اس کی تکمیل رحیمیت کے عبودیت نواز انصرام میں عمل پذیر ہوتی ہے۔ اور اس نظام کی ترکیب کے خلقی اسلوب کی امری موزونیت کے ختم ہو جانے پر اُس کو موزونیت کے جدید سانچے میں ڈھالنے کے لئے عدل وانصاف کا تکوینی معاملہ بھی اسی پاک ذات کی طرف عود کر جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سب تعریف اللہ کو ہے جو پروردگار ہے جہانوں کا۔ بہت مہربان نہایت رحم والا

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝

مالک انصاف کے دن کا۔

اہلِ عرب کی قومی بصیرت جب بسم اللہ کی حق افروز معنویت کے نور سے منور ہو گئی اور ہوا وہوس کے پھیلائے ہوئے اندھیروں سے

Marfat.com

نکل کر تکوین شناسی کی عرفان آموز فضاؤں میں جا بسی تو اس پر انکشاف ہوا کہ اُن کل خوبیوں کی جمالیاتی نسبت جو عدم و وجود کی طبعی پیکار کو معرضِ تکوین کی شہود افروز سطح پر لانے اور تخلیقِ موجودات کی کون پذیری کے آئینی حُسن کی برقراری کو استقلال بخشنے کا موجب ہے ذاتِ احدیت کے ظلی صفات سے ہے۔ اس واسطے سب تعریفیں اسی پاک ذات کی الوہیت کو پہنچتی ہیں۔ اُمتِ وسطےٰ کی حق شناسی کا یقین پرور شعور جب عوالمِ سفلیہ سے عوالمِ علویہ کی ملکوت پناہ فضاؤں میں پہنچ کر اشیائے ناسوت کی خلقی خوبیوں کے امری حقائق کا وجدانی مشاہدہ کر چکا تو اس شعور پر یہ حقیقت منکشف ہو گئی کہ معرضِ تکوین کے امری احوال میں تخلیق کی راہ پہ آفاقِ عدم سے اُبھرتے ہوئے بے شمار جہانوں کو وجود بخشی اور شہود پروری کا دائمی اجارہ صفاتِ ذات کی اُن خوبیوں ہی کی کون فشانی سے برقراری حاصل کرتا ہے اور یہ کہ صفاتِ ذات کی عمومی رحمت کا نزول عالمِ موجودات کے ہر گوشے کو فیض رسانی کے یکساں انداز میں نواز رہا ہے اور اس کی خصوصی رحمت کا امری انداز عدم و وجود کی تکوین پذیری کے مثبت اور منفی کردار میں تمیز پیدا کرتے ہوئے وصولِ رحمت کے استحقاق کا عدل آفرین تعین عمل میں لا رہا ہے۔ کون و مکان کی غیر محدود وسعتوں میں عرصۂ مکان کا ہر نقطہ اور معرضِ زمان کا ہر لمحہ ارادۂ باری تعالےٰ کے عدل افروز تصرف میں قیامِ عقوبت کے آخری

Marfat.com

اور اُخروی نفاذ کی مخبری کا آخرت آموز نشان ہے۔

ربوبیتِ باطلہ کے عالمی رسُوخ نے اقوامِ عالم میں جن عناصر کے وقار اور جن افراد کے مال اور دھن کو غصب و استحصال کا نشانہ بنا رکھا تھا۔ اُن کی مجبوریوں اور محرومیوں نے اُن کے دلوں میں ربوبیتِ کاذبہ کے خلاف نفرت تو پیدا کر ہی رکھی تھی اب عربوں کے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد اُلوہیتِ حقّہ کی بندہ پروری کے امری مشاہدہ نے اُن کی اُس نفرت میں اور زور پیدا کر دیا۔ اہلِ عرب کی طہارت یافتہ عبُودیّت کے اخلاقی تاثرات نے اُن سب کو اپنی اپنی قوم میں ہوا و ہوس کی غاصب اور جابر طاقتوں کے خلاف متحد کرنا شروع کر دیا۔ اُن کے اتحاد کی راہ وہی تھی جس پر چل کر اہلِ عرب نے قومی انقلاب برپا کیا تھا۔ اہلِ عرب کے اجتماعی نفس کا تزکیہ تو عمل میں آچکا تھا۔ اب رحمانیتِ حق تعالےٰ کی اتحاد آموزی نے دیگر اقوام کو بھی متاثر کرنا شروع کر دیا۔ اس لئے اُن اقوام کے متحد عوام عربوں کی اسلامی رہنمائی میں عالمی انقلاب کے میدان میں صف بند اور اپنے اپنے مقامی حالات کی مناسبت سے عمل کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ اُن سب کی ہم آہنگی امتِ وسطےٰ کی انقلابی دعاؤں سے متاثر ہوئی تھی۔

Marfat.com

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝

ہم خاص تیری عبادت کرتے ہیں اور خاص تیری مدد چاہتے ہیں،

خیر و برکت کی اسلامی سطح پر بلند ہو کر تسمیہ و تحمید کی معنویت کا عرفان آموز وجدان عمل میں آجانے کے بعد جب ملتِ اسلامیہ کا اجتماعی شعور ہوا و ہوس کے عیارانہ اثرات کی آلودگیوں سے کُلّی طور پہ پاک اور ربوبیتِ باطلہ کی شرانگیزی کے خیر شکن اثرات سے آزاد ہو گیا تو ملت کی اقتصادی۔ فکری۔ علمی اور عملی قوتوں کی ہم آہنگی کو الوہیتِ حقّہ کا رحیمانہ سہارا مل گیا۔ صفاتِ ذات کی رحیمی نے امتِ وسطیٰ کے عبودینی شعور کو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی معنویت کے حق ساز سانچے میں ڈھال دیا تھا۔ اس لئے ہر مسلمان کی عقیدت کے خلقی شعور پر عبودیتِ صادقہ کا یہ عہد و پیمان الہامی طور پر نصب ہو گیا کہ مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی عبودیت اللہ تعالےٰ کے لئے ہے اور اُن کی عبادت خاص اسی ذات اقدس کو پہنچتی رہیگی صرف وہی ایک ذات وحدہٗ لاشریک معبودِ حقیقی عبادت کئے جانے کے لائق ہے جس کی عمومی رحمت کے نزول کی بے رنگ کیفیت نے انسانیت کے اخلاقی انداز کی سطح پہ گدازِ محبت کے انقلاب انگیز شعور کو بیدار کیا اور اب جس نے ملتِ اسلامیہ کے توحید افروز کردار

Marfat.com

کی خلقی ہیئت اور رہبمانہ حیثیت اختیار کرتے ہوئے اسلام کے عالمی انقلاب کی رہبری اور کامیابی کا ذمہ اپنے سر اُٹھا رکھا ہے مسلمان اسی وحدہٗ لاشریک کو اپنا مددگار و معاون اور دستگیر و چارہ ساز مانتے ہیں۔ اور وہ اپنی ہر مشکل، ہر حاجت اور ہر مراد اسی پاک ذات کے حضور پیش کرتے رہینگے۔

عبادت و استعانت کے عبودیت افروز عہد و پیمان میں دنیا کے ستم رسیدہ عوام اور مجبور اور مغلوب قومیں بھی عالمی انقلاب کی اسلامی صلوٰۃ میں مسلمانوں کے ساتھ تھیں۔ امتِ وسطےٰ نے امامت کا فرض ادا کیا اور وہ سب اسکی انقلابی رہنمائی میں صف بند تھیں۔ امتِ وسطےٰ تو الوہیتِ باطلہ کی گرفت سے کُلّی طور پر آزاد ہو چکی تھی اور اس کی ارادیت آں حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عبدیتِ کاملہ کے رہبمانہ شعور سے صحیح طور پر متاثر بھی تھی لیکن دوسروں کے ہاتھ جہل و شر کے جابرانہ بندھنوں میں بندھے ہوئے تھے۔ کسی کے ہاتھ مذہب کے عیارانہ رسُوخ نے اس کے سینے پر باندھ رکھے تھے۔ کسی کے ہاتھ سیاسی مجبوری نے اس کی ناف پر کس رکھے تھے اور کسی کی اقتصادی مجبوریوں نے اُس کے ہاتھ شکم پر جکڑ رکھے تھے۔ نبوّتِ محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عبودیت آموز زبان سے سورۂ فاتحہ کی عملی تلاوت کا حرّیت افروز نعرہ کل دنیا میں گونج رہا تھا۔ اور دنیا کے استحصال زدہ لوگ اس انقلاب پرور نعرہ سے

Marfat.com

امری طور پر متاثر ہو رہے تھے۔ اس نعرہ کا عبودیت نواز اثر معبودِ حقیقی سے کیئے گئے عبادت و استعانت کے عہد کو الہامی طور پر پختگی بخش رہا تھا۔

اھدنا الصّراط المستقیم ٥

چلا ہم کو راہ سیدھی

جہل و شر کے دَور میں عوام کے مجبور اور ستم رسیدہ دلوں میں جب جبر و استحصال کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی تھی تو فکر و دانش کی مجبور جانب پر استحصالی طاقتوں کے عیارانہ اقتدار و رسُوخ سے آزادی حاصل کرنے کی خاطر سینکڑوں راہیں پیدا ہوتی رہی ہیں۔ اُن راہوں پر چلنے سے بعض جگہ پر کسی قدر سکون بھی تو پیدا ہو ہی جاتا تھا مگر ربوبیتِ باطلہ کے اثر کی موجودگی میں وہ سکون دیرپا نہیں ہو سکتا تھا۔ عوام کے دلوں میں الوہیتِ باطلہ کا مذہبی رسُوخ اُن کی عقیدت کے خلقی شعور پر مضبوطی سے مسلّط تھا۔ اُن کی کسی بھی تحریک کا شعور سیاسی ہو یا اقتصادی اس کو چلانے کے لئے مذہب کی تائید یا اجازت ضروری ہوتی تھی۔ تحریک کا مقصد تو آزادی حاصل کرنا ہوتا تھا مگر اُن کا مذہب الوہیتِ باطلہ کے رسُوخ میں زور پیدا کرنے کا موجب بنتا جو اُن کے امن اور آزادی کی اصل غاصب تھی۔ مذہبی عقائد کی مسخ شدہ صورت چونکہ غصب و استحصال کا حرّیت شکن ہتھیار بن چکی تھی اس لئے اہلِ فکر و دانش نے غصب و استحصال

Marfat.com

کی عیارانہ فنون سے آزادی حاصل کرنے کی خاطر اپنی ارادیت کے فکری شعور کو مذہبی تائید کی ضرورت سے اُوپر اُٹھا لیا بلکہ بعض نے مذہب سے اپنی عقیدت کا رشتہ ہی توڑ لیا تھا۔ اور اس طرح سے دنیا میں انسانی ارادیت کے غیر مذہبی اور لامذہبی شعور کے سیاسی اور اقتصادی انداز کی سطح پر زندگی کی سینکڑوں راہیں پیدا ہوتی رہیں اور جہل و شر کے افتراق انگیز رسُوخ میں زور پیدا کرتی رہیں۔ اہلِ مذہب کی عقیدت کے خلقی شعور کا رشتہ عقیدت کے امری شعور سے کلی طور پر کٹ چکا تھا۔ اور مذہب کی جانب پر بھی اہلِ علم نے عقیدت کی سطح پر فلسفیانہ ساخت کے سینکڑوں نظریات کو جنم دے رکھا تھا۔ مذہب کے ماننے اور نہ ماننے والوں کو ہوا و ہوس نے جہل و شر کی ایک ہی سطح پر اکٹھا کر دیا اور اُلوہیتِ باطلہ کے اثر و رسُوخ کو تکمیل پر پہنچا دیا تھا۔ مذہب کے ماننے والوں میں اہلِ عرب کا مذہبی رسُوخ سب سے زیادہ تھا اور جہل و شر کے میدان میں بھی وہ سب سے آگے تھے۔ ابرہہ کی شکست کے بعد اُن کی مذہبی عقیدت کے امری شعور نے بیدار ہو کر اُلوہیتِ باطلہ کے عبودیت کُش اثر و رسُوخ کے خلاف جب انقلاب برپا کر دیا تو اُن کل سابقہ راہوں کے مقابلہ میں جو غصب و استحصال سے نجات حاصل کرنے کی خاطر اُس وقت تک پیدا ہو چکی تھیں ایک اور بڑی راہ پیدا ہو گئی جو اُن سب کے مقابلہ میں سیدھی۔ سچی۔ آسان اور کامیاب ثابت ہوئی۔

Marfat.com

اور وہی ایک راہ صراطِ مستقیم ہے جس پر چلنے سے نہ صرف یہ کہ ہر مشکل اور ہر مصیبت سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ اُس پر قائم رہنے سے کوئی مشکل یا مصیبت پیدا ہی نہیں ہوتی۔ لہٰذا اہلِ عرب کے دلوں میں انقلاب کی کامیابی کے بعد اس راہ پر چلنے اور چلتے رہنے کی توفیق مانگنا اُن کی امری اور الہامی دعا تھی جس کو جاری رکھنا مسلمانوں کا دائمی فرض قرار دیا گیا۔

☆ صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ۝

اُن لوگوں کی راہ جن پر تُو نے انعام کیا نہ وہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ بہکنے والے۔

اصحاب الفیل کی شکست کے بعد بسم اللہ کی معنوی حقیقت کے رحمانی شعور نے غصب استحصال کی با اقتدار قوتوں کے خلاف انقلاب کی بیرنگ اور غیر مذہبی انگیخت تو پیدا کر دی تھی اور اس انقلاب کو کامیاب بنانے والے عوام پرور اور غریب نواز رہنماؤں کو اقتدار پر بھی مسلط کر دیا تھا جو اُن کے انقلابی اکتساب کا انعامی صلہ تھا۔ لیکن اسلامی انقلاب کی رحیمانہ انگیخت کے دوران اُن انعام یافتہ لوگوں میں سے بعض جاہ پرست اسلام کے دشمنوں سے جا ملے تھے اور بعض ایسے بھی تھے جو انقلاب کے رحیمانہ انداز سے متاثر ہو کر اسلام میں شامل ہو گئے۔ کچھ ایسے بھی تھے جو مسلمانوں میں شامل ہو کر اور یا غیر جانبدار رہتے ہوئے بھی انقلاب کے

Marfat.com

اسلامی مقاصد کو نقصان پہنچانے میں مشغول رہے - اور کچھ ایسے بھی تھے جو انقلاب سے دُور رہتے ہوئے بھی انقلاب کے اسلامی مقاصد کی حمایت پر رہے۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی پر انقلابی رہنماؤں اور اُن کے جاں نثار ساتھیوں اور سرفروش مجاہدوں کو تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے انعام حاصل ہوا اور اسلام کے دشمنوں پر جن میں وہ جاہ پرست اور اُن کے ساتھی بھی شامل تھے جو انقلاب کے رجحانہ ابھار کے آغاز میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا انکار کر کے اُن میں جا ملے تھے اللہ تعالےٰ کا غضب نازل ہوا - زندگی کی اُن نعمتوں سے جو اُن کو انقلاب کے پہلے دور میں اللہ تعالےٰ کی رحمانی بندہ پروری سے حاصل ہوئی تھیں - وہ محروم ہو گئے - ذلت و رسوائی اُن کا نصیب گردانا گیا اور آخرت میں جہنمی قرار دیے گئے - غیر المغضوب علیہم کے الہامی الفاظ کا اشارہ انہی لوگوں کی طرف ہے جو اسلامی انقلاب کے رجحانہ دَور کے آغاز میں انقلاب کی رحمانی انگیخت کے مخالفوں میں شامل ہو کر اسلام کے خلاف کفر کی غضب پذیر کوششوں میں مصروف ہو گئے تھے۔ انقلاب کے پہلے دَور میں اللہ تعالےٰ کی رحمت کا عمومی اور دوسرے دَور میں اس کی رحمت کا خصوصی انداز ایک ہی تھا - اُن دونوں صورتوں میں عمل کی راہ ایک ہی تھی جس کو قرآن پاک کے مقدس الفاظ میں صراط مستقیم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اہلِ ایمان دونو صورتوں میں صراط مستقیم پر قائم رہے اور دونو جہان میں

Marfat.com

انعام کے مستحق قرار دیے گئے غضب خرید کرنے میں یہود سب سے آگے تھے اور ان لوگوں کو جنہوں نے اسلام کی مخالفت تو کم ہی کی تھی مگر بعض خود غرض دانشوروں کے فکر و فہم کے غیر مذہبی اور لادینی شعور کی روشنی میں تجویز کی ہوئی پرانی راہوں پر چل کر نجات کے لئے بھٹکتے رہے اور جن کا انکار ابھی مغضوبی کی حد کو نہیں پہنچا تھا ضالّین کہا گیا ہے جن میں نصاریٰ سب سے آگے تھے۔ اہلِ اسلام پر یہ الہامی دعا ہمیشہ کے لئے فرض کر دی گئی ہے کہ اے سچے معبود رحمان ورحیم! ہمیں صراط مستقیم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا کر جس پر چلنے والوں کے دشمن مغضوب قرار دیے گئے اور ضالّین کی راہ سے بھی بچتے رہنے کی احتیاط عطا کر!

Marfat.com

آمین ۰ ایسا ہی ہو!

خیر و برکت کی بلند سطح پر جب ہوا و ہوس کی انگیخت عمل میں آ کر انسانی معاشرہ کو مذہبی تفریق کی انحطاط پذیر راہ پر ڈال دیتی ہے تو خلوص و وفا کی جانب پر اہلِ فکر و دانش کا ایک مختصر سا روحانی طبقہ باقی رہ جاتا ہے جو ایک خاص وقت تک تو اپنی عقیدت کے امری شعور کی روشنی میں عبودیت کے وحدت پذیر انداز کی محافظت عمل میں لاتا رہتا ہے مگر جب ہوا و ہوس کا افتراق انگیز غلبہ شدت پذیر ہو جاتا ہے تو وہ طبقہ عملی زندگی کے ہوس کارانہ جھمیلوں سے جو عوامی عقیدت کے خلقی شعور کی سطح پر انگیخت پذیر ہو جاتے ہیں، علیحدگی اختیار کر لیتا ہے اور اس کی جگہ وحدت سازی کا کام وہ لوگ سنبھال لیتے ہیں جن کی فکر و دانش زیادہ تر عقیدت کے خلقی شعور سے اثر پذیر ہوتی ہے۔ انحطاط کی راہ کے ہر مرحلے پر وہ اپنا کام جاری رکھتے ہیں لیکن جب معاشرہ اقتصادی انتشار کے امن سوز مرحلہ پر پہنچتا ہے تو وہ بھی عملی زندگی سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اُن کے علم و دانش کا وحدت آفرین اندازِ فکر معاشی انتشار کے مرحلہ پر

Marfat.com

پہنچ کر عقیدت کے خلقی شعور کی روشنی میں وحدت کی کسی بھی صورت کو واپس نہیں لا سکتا۔ جبکہ وحدت کی تخلیق کا عمل میں لانا اس وقت کی سب سے بڑی ضرورت اور اُس وقت کے حالات کا شدید ترین تقاضا ہوتا ہے۔ اُن کو اس حقیقت کا بھی اچھی طرح احساس ہو چکا ہوتا ہے کہ معاشرہ کے انحطاط کی اصل وجہ اُلوہیتِ باطلہ کے موہوم رسُوخ کی عالم گیر تخلیق کا وہ موادّ ہے جو عوام کی مذہبی عقیدت کے اوہام زدہ شعور سے پیدا ہوتا ہے لیکن وہ اُس کے رسُوخ کو اپنی عقیدت کے خلقی شعور کی روشنی میں ختم نہیں کر سکتے اور نہ اُلوہیتِ حقّہ کی شناخت ہی عمل میں لا سکتے ہیں۔ اُلوہیتِ باطلہ کے رسُوخ کی شکست کے لئے اُلوہیتِ حقّہ ہی کے اعجاز کی کوئی امری ضرب کارگر ہو سکتی ہے جس سے اہلِ فکر و دانش کی مذہبی عقیدت کا امری شعور اور عوام کی حُریّت کوش ارادیت کا عملی شعور بھی بیدار ہو سکتا اور معاشرہ میں تخلیقِ وحدت کی انگیخت کا امری موجب بن سکتا ہے۔

قبل از طلوعِ اسلام جہل و شر کے عالم گیر دَور میں اہلِ علم و دانش کے حق پرست اور وحدت کوش روحانی طبقے ہر قوم میں موجود تھے جن کے دم سے عوام کی مذہب کے ساتھ اعتقادی وابستگی برقرار چلی آ رہی تھی۔ ہوا و ہوس کے افتراق انگیز اثر نے تو عقیدت کے خلقی شعور کی مذہبی

اور سیاسی سطح پر الوہیتِ موہومہ کے سینکڑوں بت نصب کر رکھے تھے مگر
خلوص و وفا کی مجبور جانب پر اہلِ علم و دانش نے عقیدت کے خلقی شعور کی
روشنی میں مذہبی وحدت کے روحانی انداز کی سطح پر ارادۂ ذات کی صفاتی
مشیّت کے ظلّی جمال کو ہی جو احدیّتِ صفات کا عکسی شہود ہے احدیتِ
ذات سمجھ رکھا تھا اور خلوص و وفا کے مغلوب و مجبور اثر میں اُن کے ادراک
کی رسائی بھی اسی حد تک ممکن تھی۔ برّ صغیر میں ویدانت۔ ایران میں ہمہ
اوست۔ اور بلادِ عرب میں وحدت الوجود ایسے مسائل انہی حق طلب
لوگوں کے مذہبی عقاید کی مختلف مگر ہم معنی روحانی صورتیں تھیں جن کو
قبل از اسلام جہل و شر کے دَور میں مذہب کی اصل حقیقت کا درجہ حاصل
تھا۔ فلسفہ کی غیر مذہبی جانب پر مسئلۂ اشراق بھی انہی عقاید سے ملتی
جلتی ایک قدیم تخلیق ہے جو بھی اُس دَور میں کافی مؤثر تھی۔ اصحاب الفیل
کی شکست کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر آپ کی
نبوّت کے قبل از ظہور باطنی اور امری اثر نے جو گزشتہ کل نبوتوں کا مجموعی
اثر تھا جب اہلِ عرب کو اور دنیا کے دوسرے سب لوگوں کو جو گزشتہ
انبیاءؑ میں سے کسی نہ کسی ایک کی اُمّت سے متعلق تھے اور جہل و شر کے
دَور کی پیدا کردہ مشکلات میں محصور تھے متاثر کرتے ہوئے اُن میں رجوع

Marfat.com

الی اللہ کو ابھار دیا تو اہلِ علم و دانش کے اُس وحدت کوش طبقہ نے جوابِ عقیدت کے امری شعور سے بہرہ ور ہو چکا تھا عوامی اتحاد کی امری انگیخت میں زور پیدا کرنا شروع کر دیا۔ غصب و استحصال کی جابرانہ اور عیارانہ طاقتوں کے خلاف عوامی اتحاد کی وہ تحریک دنیا میں ہر جگہ عمل میں آ چکی تھی۔ مکہ معظمہ میں جناب عبدالمطلب کو اُن روحانی دانش وروں کے طبقہ میں سب سے بڑی اہمیت حاصل تھی جنہوں نے عقیدت کے خلقی شعور کی روشنی میں الوہیتِ باطلہ کی حق شکن عالمی مہم کے مقابلہ میں حق کوشی کا دم برقرار رکھا، اور ابرہہ کی بے پناہ مادی طاقت کے مقابلہ میں عجزِ عبودیت کے اعتراف سے حقیقتِ بسم اللہ کے اعجاز کا یقین افروز مشاہدہ عمل میں لاتے ہوئے جن کی عقیدت کا امری شعور بیدار ہو چکا تھا۔ عقیدت کے خلقی شعور کی روشنی میں اُن خیر ساز لوگوں کی وحدت کوشی کا روحانی اسلوب مذہبی تفریق اور سیاسی افتراق کی انسانیت سوز عملداری سے لاتعلق تو پہلے ہی تھا حقیقتِ بسم اللہ کی قرآن آموزی کے رحمانی سانچے میں ڈھل کر اُن کے فکر و فہم کا اُلفت انگیز شعور وحدت الوجود کے خلوص نواز ادراک کی علمی سطح سے اوپر الوہیتِ حقہ کے وفا پرور ادراک کی عملی فضاؤں میں بلند ہو گیا۔ جہاں پہنچ کر اُن کی اسلام افروز قیادت کے رحیمانہ شعور نے عوام کے

Marfat.com

استحصال شکن انقلاب کو کامیابی تک پہنچا دیا۔

بسم اللہ کی معنویت انسانی زندگی کے امری اسلوب کا حق ساز سانچہ ہے جس میں ڈھل کر اہلِ حجاز کی زندگی خیر و برکت کی اعلےٰ سطح پر پہنچ گئی۔ اس سطح پر پہنچ جانے کے بعد حجازی مسلمانوں نے دنیا کے دوسرے لوگوں کو بھی جو غصب و استحصال کی جابر طاقتوں کے جور و ستم سے تنگ آ چکے اور اُن سے آزادی حاصل کرنا چاہتے تھے زندگی کی اسی بلند سطح پر پہنچانے کا تہیّہ کر لیا۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو اُن کا مذہبی فرض قرار دیا جا چکا تھا اُن کے سامنے سورۂ فاتحہ کی معنویت کے انقلابی خطوط روشن ہو چکے تھے جن پر چلنے کے لئے اُن کے فکر و عمل کی انقلابی قوتیں بسم اللہ کی امری حقیقت کے قرآن افروز نور سے منوّر ہو چکی تھیں۔ اس راہ پر اہلِ حجاز کی تقلید عمل میں لانے کے لئے محکوم و مغلوب اقوام کے عزائم اور مقہور و مجبور عوام کے ارادے بھی پختگی کی حد کو پہنچ چکے تھے۔

ایسی صورت کے پیدا ہو جانے پر اسلام کے عالمی انقلاب کی صلوٰۃ کا قیام عمل میں آ جانا قدرتی امر تھا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اس صلوٰۃ میں امامت کے فرائض قومِ حجاز نے ادا کئے اور دنیا کے دوسرے لوگوں نے اُن کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ اس صلوٰۃ میں سورۂ فاتحہ کی قرأت بنوتِ

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معنوی زبان کے حکمت آموز لہجہ میں اہلِ حجاز کے جماعتی عمل کی حکمت پذیری کے انداز میں عمل پذیر ہوئی اور آمین کی تائیدی اور تقلیدی صدائیں مقتدیوں کی صفوں سے بلند ہوئیں جو اپنے اپنے موزوں وقت پر اُس نماز میں شامل ہوتے رہے ہے۔ اُن میں سے کسی کی تقلیدی صدا آمین بالجہر کی صورت میں اور کسی کی تائیدی آواز آمین بالخفات کی شکل میں صدور فرما ہوئی۔ مگر مقصد ان سب کا ایک ہی تھا جو اپنے اپنے مناسب اور موزوں وقت پر پُورا ہوتا رہا۔ اور جب تک ملتِ اسلامیہ میں انحطاط کا آغاز عمل میں نہیں آ گیا اُس صلوٰۃ کا قیام برقرار رہا۔ ہوا و ہوس کی جانب سے کچھ ایسے لوگ بھی آمین کہنے والوں میں شامل ہو جایا کرتے ہیں جن کے دِلوں میں عقیدت کا یقین افروز شعور تو بیدار نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی خود غرضانہ ارادیت کے وقتی تقاضا کو پُورا کرنے کے لئے ایسا کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے لفظ آمین سورۂ فاتحہ کی الہامی ترکیب کا الہامی جز و قرار نہیں دیا گیا تاہم انسانی عقیدت کے امری شعور کی سطح پر اُس کی الہامی اہمیت مسلّمہ ہے۔

صلوٰۃ کی قائمی کے بارے میں اسلام کے کئی احکام ہیں جن کی تعمیل فرض قرار دی گئی ہے۔ اُن میں بعض اہم احکام یہ ہیں کہ اقامت سے پہلے وضو

Marfat.com

کیا جائے جس سے عزم و عمل کی قوتوں کو الوہیتِ باطلہ کی پیدا کردہ فکری مایوسیوں کی نجاست سے پاک کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس کے بعد صلوٰۃ کی صحیح نیت سے دل کو عبودیت کے اصل مقام پر کھڑا کرتے ہوئے عقیدت کی زبان سے صدائے تکبیر بلند کرنا ہوتا ہے۔ اور پھر سورۂ فاتحہ کے معنوی خطوط کی امری راہ پر رواں ہونے سے پیشتر اپنے دل پر استعاذہ کا لفافہ عمل میں لانا ہوتا ہے۔ اور نماز کا اہم ترین فرض یہ ہے کہ رُخ کعبہ کی طرف برقرار اور نظر سجدہ کی جگہ پر جمی رہے۔ لیکن ہوا و ہوس کی غیر اسلامی جانب سے اُٹھتی ہوئی آوازوں نے بعض ناپختہ نمازیوں کے دلوں میں ہوا و ہوس کے دبے ہوئے جذبات کو متاثر کرنا شروع کر دیا تو اُن کے رُخ کا کعبہ کی طرف سے اِدھر اُدھر موڑ کھانا لازمی ہو گیا۔ اُن کی نظریں سجدہ کے عبودیت آسا نقطہ سے اُکھڑنے لگیں۔ اغیار سے ملّت کی دلچسپی بڑھنے لگی اور اغیار کی ہوس انگیز حکمتِ عملی نے ملّت کو مذہبی تفریق کی راہ پر ڈال دیا جس سے اُن کے استحصالی مقاصد کے ایفاء کی راہیں کھل گئیں۔ دوستی کے پردے میں اُن کے استحصالی ہتھکنڈوں نے ملّت کو ہر قسم کی دولت اور ہر طرح کے اسبابِ آسائش سے محروم کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ ملّت ہر جگہ پر اپنے اقتدار سے بھی ہاتھ دھو بیٹھی اور اُن کی غلامی

Marfat.com

اور محکومی کو قبول کرنے پر مجبور ہو گئی ۔ اور سب سے بڑا نقصان جو اغیار کے منافقانہ راہ و رسم سے ملّت کو پہنچا وہ یہ تھا کہ ملّت اپنی اسلامی عقیدت کے امری شعور سے محروم ہو گئی جس نے اس کو مذہب کی اصل حقیقت سے واقف بناتے ہوئے اسلامی وحدت کی اطمینان آفرین سطح پر پہنچایا تھا ۔ اور عقیدت کا خلقی شعور بھی چند حق پرست دانشوروں ہی کے دم سے باقی رہ گیا جنہوں نے مسلمانوں کے ملّی وقار کو بچائے رکھنے اور اُن کی عقیدت کو مذہب کے ساتھ وابستہ رکھنے میں انحطاط کی تکمیل عمل میں آنے تک اُن کا ساتھ دیا ۔

خاتمہ

ملّت انحطاط کی مذہبی اور سیاسی منزلوں سے گزرتی ہوئی جن پر ملّت کے وحدت کوش دانشوروں کے سیاسی شعور نے ہر ملک میں ملّت کے قومی وقار کو اپنے علمی اخلاق کا سہارا بہم پہنچایا اقتصادی استحصال کے اسی دور میں پھر پہنچ گئی جہاں سے بسم اللہ کی امری حقیقت نے اُس کو انقلاب کی اسلامی راہ پر گامزن بنایا تھا ۔ غصب و استحصال کی عالمی طاقتوں نے انسانی زندگی کے انتشار زدہ انداز کے طبعی خاکہ میں پھر وہی رنگ بھر دیا جو جہل و

Marfat.com

وشر کے قبل از اسلام دَور میں بھرا تھا۔ دنیا کی مجبور و محکوم قومیں اور استحصال زدہ
عوام آج بھی آزادی کی جد و جہد میں اسی طرح مصروفِ عمل ہو چکے ہیں
جیسے کہ جہل وشر کے اُس دَور میں ہوئے۔ یوں تو ملّتِ اسلامیہ کی انفرادیت
رُوح پر الُوہیتِ باطلہ کی شر انگیز طاقتوں نے دنیا کے ہر حصّے میں ہی
حُریّت سوزی کی عیارانہ یلغار جاری کر رکھی ہے مگر پاکستان میں اسلام کی
نوخیز رُوح پر اُن کی شر سازی کے نشاۃ شکنِ حملہ کی مقصدیت مکّہ معظّمہ
پر اصحاب الفیل کے ملعونیت پذیر حملہ کی مقصدیت سے کسی طرح بھی کم نہیں
جس کا امری نتیجہ ملّت کی اسلامی عقیدت کے امری شعور میں بیداری پیدا
کرنے اور اس کو بسم اللّٰہ کی الُوہیت آموز معنویت کے نشاۃ افروز
نور سے منوّر کرنے کا امری موجب ثابت ہو رہا ہے ۱۹۶۵ء کی بھارتی
جنگ کے بعد ملّتِ پاکستان کی مذہبی عقیدت کا امری شعور بیدار ہو چکا اور
حقیقتِ بسم اللّٰہ کی وحدت افروز روشنی سے مستنیر ہونا شروع ہو گیا ہے۔
الُوہیت باطلہ کی شر انگیز اور استحصال آفریں قوتوں کے خلاف بسم اللّٰہ کی
وحدت انگیز معنویت کا عملی اثر عوام میں الفت کو اُبھارنے کا موجب بن
چکا ہے جس نے اُن کو سیاسی وحدت کی قومی سطح پر متحد بنانے ہوئے
اقتدارِ حکومت پر بھی مسلط کر دیا ہے۔ اقتدار کی جانب پر ایلاف کی امری

Marfat.com

انگیخت وطنِ عزیز کو خوف و جوع کے معیشت کش حالات سے نجات دلانے کی خاطر نہ صرف اندرونی مخالفتوں کو اُلفت میں بدلنے کا باعث ثابت ہو گی بلکہ بیرونی تعلقات میں بھی خوشگواری اور سازواری پیدا کرنے کا حتمی موجب بنے گی۔ اگر اُن کی انقلابی تحریک جو اس وقت الوہیت حقّہ کے رحمانی سائے میں کامیابی سے جاری ہے مخالفانہ حیثیت کے کسی بھی چھوٹے بڑے مذہبی، سیاسی یا اقتصادی نوعیت کے اثر سے متأثر نہ ہوئی تو وہ نبوتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں جو اسلامی انقلاب کی مہری صلوٰۃ کے دائمی امام ہیں آئین بالجہر ثابت ہو کر وہی نتیجہ پیدا کرے گی جو ایلافِ قریش کی کامیابی کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحیمانہ قیادت میں پیدا ہوا۔ حیاتِ انسانی کے موجودہ مشکلات کا حل عمل میں لانا آج بھی ملتِ اسلامیہ کی مذہبی ذمہ داری میں ہے جس کو پورا کرنے کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحیمانہ قیادت کا سایہ بھی مہری طور پر ملت کو میسر ہے۔ اگر ملتِ پاکستان نے اس حقیقت کو محسوس کر لیا تو وہ یہ بھی جان لے گی کہ اسلامی انقلاب کی بسم اللہ کا آغاز عمل میں آ چکا ہے اور سورۂ فاتحہ کی معنویت کے انقلابی خطوط کی راہ روشنی میں آنا شروع ہو چکی ہے۔

Marfat.com

سُورۃ فاتحہ

اِسلامی اِنقلاب
کا
اِلہامی نصاب

مولانا غلام اعظم

Marfat.com